صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 02 مئی 2016ء بمطابق 24 رجب 1437 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَـٰبَ بِٱلْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ ٱلنَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ ٱللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن لِّلْخَآئِنِينَ خَصِيمًا ○ وَٱسْتَغْفِرِ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ○ وَلَا تُجَـٰدِلْ عَنِ ٱلَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ○ يَسْتَخْفُونَ مِنَ ٱلنَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ ٱللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ ٱلْقَوْلِ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا۔

(ترجمہ): (اے پیغمبر) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ خدا کی ہدایت کے مطابق لوگوں کے مقدمات میں فیصلہ کرو اور (دیکھو) دغا بازوں کی حمایت میں کبھی بحث نہ کرنا۔ اور خدا سے بخشش مانگنا بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور لوگ اپنے ہم جنسوں کی خیانت کرتے ہیں ان کی طرف سے بحث نہ کرنا کیونکہ خدا خائن اور مرتکب جرائم کو دوست نہیں رکھتا۔ یہ لوگوں سے تو چھپتے ہیں اور خدا سے نہیں چھپتے حالانکہ جب وہ راتوں کو ایسی باتوں کے مشورے کیا کرتے ہیں جن کو وہ پسند نہیں کرتا ان کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور خدا ان کے (تمام) کاموں پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: میڈم نگہت اورکزئی!

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہاں پر پرسوں ہماری ایک پریس کانفرنس ہوئی، کیونکہ ہم پریس کانفرنس کی حد تک ہی وفاقی حکومت کو Knock کر سکتے ہیں، ان کے دروازوں کو تاکہ اگر ان کا کوئی نمائندہ جو ان کو لکھ کر دے رہا ہو تاکہ ان کو پتہ چلے کہ ان کی جو رعایا ہیں، ان پر کیا ہو رہا ہے اور پاکستان چونکہ ان پر حکمرانی کر رہا ہے جناب سپیکر صاحب! مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ چترال کے جو معصوم لوگ ہیں، وہاں اتنا زلزلہ آیا اور وہاں کے لوگوں کیلئے کوئی بھی وفاق سے کسی قسم کی ایسی امداد نہیں آئی اور مجھے ان شریف برادران پر بہت سخت قسم کا ان کے رویوں پر افسوس ہو رہا ہے کہ پورا بجٹ اور میرے خیال میں پنجاب کا جتنا بجٹ ہے، وہ پورے پاکستان کا بجٹ نہیں ہے، تو وہاں سے نہ کوئی امداد آئی اور نہ ہی فیڈرل گورنمنٹ کے جو ہمارے آقا ہیں، میاں محمد نواز شریف صاحب، انہوں نے نہ کوئی امداد بھیجی اور افسوس کی بات یہ ہے کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے جو ہمارے میڈیا کے لوگ ہیں جنہوں نے ہماری اچھی اور بری بات کو ہمیشہ اجاگر کیا، ہماری اس وقت فوج کا کردار وہاں قابل تحسین ہے کہ وہاں پر ساڑھے سات سو جو لوگ ہیں چترال میں، جو بے بس اور مجبور ہیں اور انہوں نے اب اپنی بے بسی اور مجبوری کا یہ سوچا ہے کہ وہ بارڈر کراس کر کے افغانستان میں جا کر وہ کہتے ہیں کہ جب یہاں پر بے بس اور مجبور ہیں، مہاجروں جیسی زندگیاں گزار رہے ہیں، تو ہم جا کے افغانستان کی شہریت کیوں نہ لے لیں؟ تو جناب سپیکر صاحب! یہ ایک مطلق العنان ایک بادشاہ کیلئے اور جو ہمیشہ یہ کہتا ہے کہ میں قوم کا خادم ہوں، چھوٹے میاں صاحب بھی اور بڑے میاں صاحب بھی ہمیشہ کہتے ہیں، جن کے پاس فنڈز جو ہیں، وہ روڈز کیلئے تو ہیں، اورنج بس کیلئے تو ہیں اور باقی چیزوں کیلئے تو ہیں، ایک اگر پراجیکٹ سٹاپ کر دیں، اگر لوہے کا ایک پراجیکٹ سٹاپ کر دیں اور وہ پراجیکٹ اگر ان ساڑھے سات سو یا ساڑھے آٹھ سو یا نو سو مجھے Exact تعداد یاد نہیں ہے لیکن اگر اپنے ہی پاکستانی لوگ جو ہیں، وہ افغانستان کی شہریت کیلئے اور وہاں کی شہریت حاصل کرنے کیلئے وہ لوگ مجبور ہو جاتے ہیں تو جناب سپیکر صاحب! As Pakistani تو وہ میرے لئے بہت افسوس کا مقام ہو گا کہ ہم اپنے ہی پاکستانی بھائیوں کو مہاجر بننے پر مجبور کر رہے ہیں، پہلے ہی ہمارے لئے مہاجر جو کہ تیس سال سے یا چالیس سال سے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ اپنے آپ کو ابھی تک مہاجر مہاجر کہتے ہیں، تو جناب سپیکر صاحب!

میں آپ کے توسط سے اور سی ایم صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، اگر وہ نہیں کر سکتے تو آپ یا سی ایم صاحب جو ہیں، ان کو دوسرے ملک کی Nationality سے بچانے کیلئے ان کا کوئی انتظام کر لیں اور ان کو مہاجر بننے سے روک لیں کیونکہ یہ ہمارا پاکستان ہے اور ہم اپنے پاکستانیوں کو اس چیز سے روکنا چاہتے ہیں اور ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! آپ بات کر لیں اور اس کے بعد چونکہ 'کوئسچنز آور' شروع کریں گے تو پہلا آپ کا کوئسچن بھی ہے پھر۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں بالکل مختصر سی بات کر لوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں بات کر لیں، اس کے بعد 'کوئسچنز آور' شروع کر لیں گے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: پہلی بات تو یہ ہے کہ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف صاحب بادشاہ نہیں ہیں، انہیں اس ملک کے عوام نے بادشاہ بنایا ہے اور مینڈیٹ دیکر وزیر اعظم پاکستان بننے کا موقع فراہم کیا ہے اور دوسری بات جو میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ نے کی ہے، بالکل میں سمجھتا ہوں کہ چاہے وزیر اعظم پاکستان ہو یا وزیر اعلیٰ صاحب ہو، ان کا یہ فرض ہے کہ ان کے ملک میں اور ان کے صوبے میں جہاں کہیں کوئی ایسی آفت آ جائے تو اس کی خبر لینی چاہیئے۔ میں نگہت اورکزئی صاحبہ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جونہی زلزلہ آیا تھا تو پرائم منسٹر صاحب وہاں پر پہنچے تھے اور انہوں نے صوبائی حکومت کے ساتھ ملکر آدھا جو زلزلے کے نقصانات ہوئے تھے، اس میں 50% مرکزی حکومت نے اور 50% صوبائی حکومت نے ان کی امداد کیلئے فنڈز جاری کیے تھے اور وزیر اعظم صاحب نے فنڈ جاری کر دیا ہے۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آمنہ سردار! 'کوئسچنز آور' ہے۔ کوئسچن نمبر 3206، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر صاحب! مجھے ایک دو منٹ کا ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: بس ایجنڈے پر اب چلتے ہیں، ایجنڈے کے بعد آپ کو موقع دے دیں گے ان شاءاللہ۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات اسمبلی کارروائی سے واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ نگہت اورکزئی: سپیکر صاحب! میڈیا نے واک آؤٹ کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، سردار اورنگزیب نلوٹھا!۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جی، میڈیا نے واک آؤٹ کیا ہے۔

جناب سپیکر: کیوں، وجہ کیا ہے، What's the reason؟ جی جی، اورنگزیب نلوٹھا صاحب! پلیز۔ مشتاق غنی صاحب پوچھ لے گا، وہ ابھی آئے گا، پوچھ لے گا کہ کیا پوزیشن ہے اس کی۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور'، جی اورنگزیب نلوٹھا!

* 3206 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ PK-47 و 48 تحصیل حویلیاں میں پٹوار سرکلز تعمیر ہوئے ہیں جن میں اکثر کی بلڈنگز خراب ہو چکی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو PK-47 و 48 تحصیل حویلیاں میں کتنے پٹوار سرکلز تعمیر ہوئے ہیں اور ان میں کتنے پٹوار خانے تباہ حالی کا شکار ہیں، آیا حکومت انہیں دوبارہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین گنڈاپور (وزیر مال و املاک) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) تحصیل حویلیاں میں 2005 سے قبل کے پانچ پٹوار خانے تعمیر شدہ ہیں جن میں سے چار پٹوار خانوں کی حالت خراب اور ناقابل رہائش ہیں اور ایک پٹوار خانہ میں تحصیل آفس موجود ہے۔

(ب) حکومت کی ہدایت کے مطابق صوبہ میں سو نئے پٹوار خانے تعمیر کئے جا رہے ہیں جن میں سے ضلع ہذا کے درج ذیل چار پٹوار حلقوں میں نئے پٹوار خانے تعمیر ہونے ہیں اور ان پٹوار خانوں کے پی سی ون بھی تیار ہو گئے ہیں۔

1۔ پٹوار حلقہ جمڑ (صوبائی حلقہ PK-46)

2۔ پٹوار حلقہ دلولہ (صوبائی حلقہ PK-45)

3۔ پٹوار حلقہ سیر شرقی (صوبائی حلقہ PK-48)

4۔ پٹوار حلقہ لورہ (صوبائی حلقہ PK-48)

مزید برآں تحصیلداران ایبٹ آباد اور حویلیاں کو ہدایات کر دی گئی ہیں کہ خستہ حال پٹوار خانوں کی فہرست تیار کی جائے تاکہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ ان کی ضروری مرمت کیلئے پی سی ون تیار کرے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! میں نے کوسچن کیا تھا کہ ایبٹ آباد میں کتنے پٹوار خانے ہیں اور ان کی کیا پوزیشن ہے، ان کی بلڈنگز کی؟ تو جو جواب مجھے دیا گیا ہے اس میں، وہ بالکل سپیکر صاحب! نامکمل جواب ہے، سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جو جواب مجھے دیا ہے، وہ نامکمل ہے، جو پٹوار خانے حویلیاں میرے حلقے میں ہیں، میں تو جانتا ہوں کہ کہاں کہاں پر بنے ہوئے ہیں باقی اگر ضلع ایبٹ آباد کی مجھے تفصیل معلوم نہیں ہے تو دو پٹوار خانے جو گرے ہوئے ہیں، ان کا کوئی ذکر اس سوال میں نہیں آیا اور ساتھ میں پوچھا ہے کہ حکومت کیا انہیں دوبارہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تو انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے تحصیلداران ایبٹ آباد کو حکم دیا ہوا ہے کہ وہ پی سی ون بنوا کے بھیجیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ تقریباً جو پٹوار خانے گرے ہوئے ہیں، پانچ پانچ، چھ چھ سال اس کے ہو گئے ہیں، میں نے منسٹر صاحب کے نوٹس میں بھی لایا، منسٹر ریونیو صاحب کے نوٹس میں اور انہوں نے بھی اس کے اوپر اس وقت تک کوئی ایکشن نہیں لیا ہے، تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ جو پٹوار خانے Already بنے ہوئے ہیں پھر وہ گر گئے ہیں، تو کیا ان کی عمارت دوبارہ تعمیر کروانا چاہتے ہیں، کروائیں گے یا نہیں کروائیں گے؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر! پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ نلوٹھا صاحب کے کوسچن کا تفصیلی جواب تو ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے، ضلع ایبٹ آباد میں تقریباً چار نئے پٹوار خانے ان شاء اللہ اس سال سو نئے پٹوار خانے جو تعمیر ہو رہے ہیں، اس میں یہ بھی Include ہیں جس میں پٹوار حلقہ جمٹہ اور حلقہ دلولہ، پٹوار

حلقہ سیر شرقی اور پٹوار حلقہ لورہ، تو جہاں تک ان چار پٹوار خانوں کا تعلق ہے تو ان شاءاللہ یہ تو اس سال تعمیر ہوں گے۔اس کے علاوہ بھی اگر ان کا کوئی Observation ہے تو ان شاءاللہ وہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ کر یہ معاملہ ان کا ٹھیک کر دیں گے، جو خستہ حال پٹوار خانے ہیں، بالکل ہم ان شاءاللہ ان کو دیکھیں گے اور پی سی ون کیلئے Already ان کو کہہ دیا ہے ڈیپارٹمنٹ کو کہ وہ پی سی ون تیار کرے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، نلوٹھا صاحب!

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: میں نے ریکویسٹ کی ہے کہ جو سوال ہی نامکمل ہے جناب سپیکر صاحب! میں نے آپ کو بتایا ہے کہ جو حویلیاں میں پٹوار خانے گرے ہوئے ہیں، ان کا ذکر ہی نہیں ہے اس جواب میں، تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ جو سوال میں نے پوچھا ہے، PK-47 و 48 کا، اس میں جواب انہوں نے پورے ضلع کا دیا ہے لیکن جن پٹوار خانوں کے بارے میں میں نے پوچھا ہے، اس کا ذکر ہی سر! نہیں ہے، اگر نہیں ہے تو وہ کس طریقے سے آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ لوگوں نے کون کونسے پٹوار خانے تعمیر کرنے ہیں؟

<u>جناب سپیکر</u>: یہ کہتے ہیں کہ جو جواب ہے، وہ مکمل نہیں ہے اور چونکہ ان کا اپنا حلقہ ہے تو اس کو پتہ ہے کہ کہاں پٹوار خانے ہیں اور اس کی کیا پوزیشن ہے، اس میں آپ۔۔۔۔

<u>وزیر قانون</u>: جناب سپیکر صاحب! پہلے تو یہ ہے کہ منسٹر موصوف موجود نہیں ہیں اور میرے ساتھ ڈیپارٹمنٹ نے کوئی رابطہ بھی نہیں کیا ہے اس سلسلے میں، میں تو جو Written reply ڈیپارٹمنٹ نے دی ہے، اسی حساب سے میں Reply کروں گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کو پھر اس طرح کریں، کمیٹی میں کر لیں تاکہ اس میں اس کا Proper وہ ہو جائے۔

<u>وزیر قانون</u>: اوکے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question No. 3206, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Mufti Fazal Ghafoor, 3150.

* 3150 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 14-2013 کے دوران صوبہ بھر کے مختلف دینی مدارس کو محکمہ کی طرف سے فنڈز دیئے گئے ہیں؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈ طلباء کی فلاح و بہبود کی بنیادی ضروریات پورا کرنے اور ان اداروں کی تعمیراتی کام میں بھی خرچ ہو رہا ہے؛
(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہو تو:
(i) جن جن مدارس کے ساتھ مالی معاونت کی گئی، ان کے نام بمعہ رقم کی مقدار کی تفصیل فراہم کی جائے؛
(ii) مذکورہ فنڈ کن کن طلباء میں کتنی کتنی رقم تقسیم کی گئی، نیز تعمیرات کیلئے مختص شدہ رقم کی بھی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور): (الف) جی ہاں، مالی سال 14-2013 کے دوران صوبہ بھر کے مختلف دینی مدارس کو محکمہ کی طرف سے فنڈز دیئے گئے ہیں۔
(ب) جی ہاں۔
(ج) (i) جن مدارس کے ساتھ مالی معاونت کی گئی ہے، ان کی فہرست و تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔
(ii) جواب ندارد۔

مولانا مفتی فضل غفور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر! ما چې کوم سوال کړے وو جی نو که تاسو خیال اوکړئ، په هغې کښې دا اخری چې کوم زما کوئسچن دے ، "جن جن مدارس کے ساتھ مالی معاونت کی گئی ہے، ان کے نام بمعہ رقم کی مقدار کی تفصیل فراہم کی جائے"، نو دا ئې بالکل ٹهیک فراهم کړے دے خو دا وروستو دویم سوال دے "مذکورہ فنڈ کن کن طلباء میں کتنی کتنی رقم تقسیم کی گئی، نیز تعمیرات کیلئے مختص شدہ رقم کی بھی مکمل تفصیل فراہم کی جائے"۔ دیکښې جی وضاحت او تفصیل نشته، دا جواب نا مکمل دے۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب!

جناب محموداحمد خان: سپیکر صاحب! یو ضمنی کوئسچن کوم۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: سپلیمنٹری؟

مفتی سید جانان: اؤ جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! زه منسٹر صاحب نه دا تپوس کوم چې دا فنډ منسٹر صاحب په کومه طریقه باندې تقسیم کړے دے ، ځینو ضلعو ته لږ لږ او ځینو ته ډیر ، ایبټ آباد ته څلور لکهه ، بنون ته نهه لکهه اتیا زره او بټگرام ته دو لاکھ پچاس هزار ، بونیر ته ستائیس لاکھ ستر هزار ، چارسدې ته سات لاکھ ، چترال ته دو لاکھ تیس هزار ، ډی آئی خان ته دو لاکھ ستر هزار ، دیر لوئر ته بیس لاکھ اسی هزار ، دیر اپر ته چھ لاکھ ، هنگو ته دو لاکھ ، هری پور ته تین لاکھ پچاس هزار ، کرک ته دو لاکھ ، کوهاټ ته ایک لاکھ پچاس هزار ، کوهستان ته تین لاکھ ، لکی مروت ته آٹھ لاکھ ساٹھ هزار ، ملاکنډ ته تین لاکھ تیس هزار ، مردان ته پندره لاکھ او جناب سپیکر صاحب! مانسهرې ته آٹھ لاکھ اسی هزار ، نوشهره ته آٹھ لاکھ پچاس هزار او پشاور کښې جناب سپیکر صاحب! چوبیس لاکھ ، صوابئ ته چھ لاکھ اسی هزار او دلته دوه حلقې دی جناب سپیکر صاحب! هغې حلقو ته ، یوه حلقه بیالیس42 او 12 او یوه حلقه 13 ، صرف یوه حلقه 12 ته جناب سپیکر صاحب! پچاس لاکھ روپئ ورکړې شوې دی او حلقه 13 ته جناب سپیکر صاحب! اکتیس لاکھ پچاس هزار روپئ ورکړې شوې دی۔ زه د منسټر صاحب نه دا تپوس کوم چې د دوئ د پاره څه طریقه کار شته دے د تقسیم کولو که نشته؟ چې آیا یوې حلقې ته مطلب دا دے چې دومره ډیرې روپئ او چې کومې پسمانده اضلاع دی ، هغوی ته دوه دوه لاکھ روپئ او ایک لاکھ پچاس هزار روپئ ، منسٹر صاحب د جواب را کړی۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب!

جناب حبیب الرحمان (وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ مفتی فضل غفور نے جو Question raise کیا ہے سپلیمنٹری، تو اس کو جتنے بھی، جتنے مدارس کو Grant یا Aid ملا ہے، وہ ساری تفصیل اس میں ہے۔ جہاں تک طلباء کی تعداد کا تعلق ہے تو یہ رفاہ عامہ، جس دارالعلوم کو ہم پیسے دیتے ہیں تو وہ اس کے طلباء کی رفاہ عامہ کیلئے ہے یعنی وظیفے علیحدہ ہیں، وظیفے اس میں سے ہم نہیں دیتے، تو اس کو کمپلیٹ جواب دیا گیا ہے۔ جہاں تک مفتی جانان کا کہ کس طریقہ پر تقسیم کیا گیا ہے ؟ اس کا ایک Criteria ہے اور یہ ڈیمانڈ کی بنیاد پر، نہ ہمارے پاس اتنا سٹرکچر ہے کہ ہم سارے ضلعوں، نہ آبادی کی بنیاد پر یہ تقسیم ہوتے ہیں، یہ ڈیمانڈ کی بنیاد پر تقسیم ہوتے ہیں، ہمارے پاس ایسا کوئی ادارہ نہیں ہے کہ ہم سارے صوبے میں مساجد کی تعداد، دارالعلوم کی تعداد معلوم کر لیں لیکن میں ہاؤس میں یہ کلیئر کرتا ہوں جس کسی بھی ممبر نے مجھے درخواست دی ہے تو میں نے ایک درخواست کو بھی رد نہیں کیا ہے اور اس سال یعنی 14-2013 میں اور 15-2014 میں جن لوگوں نے مجھے درخواستیں دی تھیں تو ان کی تعداد کے حساب سے میں نے پیسے تقسیم کئے تھے لیکن میں نے برابری کی بنیاد پر تقسیم نہیں کئے تھے، نہ ضلعوں میں جو Criteria ہے جو اصول ہے جو طریقہ کار ہے، اس میں یہ نہیں کہ پاپولیشن، آبادی کے تناسب پر ہوں گے، ضلعوں کے تناسب پر ہوں گے البتہ ایک شق ہے اس میں کہ تیس پرسنٹ وزیر اعلیٰ صاحب دیتے ہیں اور ستر پرسنٹ یہ Minister concerned دیتا ہے، جن لوگوں نے مجھے گزشتہ دو سالوں میں درخواستیں دی ہیں تو میں نے سو پرسنٹ ان کو یعنی Accommodate کیا ہے اور میں نے ان کو پیسے دیئے ہیں۔ اس سال چونکہ درخواستیں بہت زیادہ ہیں، میں نے ایک قسط جاری کیا ہے 16-2015 میں اور جو درخواستیں ابھی پینڈنگ ہیں، ان شاءاللہ مئی کے تیسرے ہفتے تک ان شاءاللہ تعالیٰ وہ پیسے ہم تقسیم کر لیں گے۔ Criteria یہ ہے کہ میں پانچ روپے سے لیکر دس لاکھ تک ایک مسجد، ایک مدرسے کو دے سکتا ہوں اور وزیر اعلیٰ صاحب بھی، دس لاکھ سے ہم زیادہ نہیں دے سکتے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک سال میں ہم دوبار کسی بھی مسجد کو یا کسی بھی دارالعلوم کو پیسے نہیں دے سکتے، یہ طریقہ کار ہے۔ اس میں البتہ یہ ہے کہ جو لوگ بھی درخواست کر لیں یعنی یہ کہ ہم کسی ضلع کو یکسر مسترد کر لیں، جن لوگوں نے درخواستیں دی ہیں، میں نے حتی الامکان کوشش کی ہے بلکہ ابھی میں نے یہ کوشش کی ہے کہ جو لوگ درخواستیں دے دیں تو

میں Concerned وہاں کے جو ضلعی خطیب ہے تو اس سے کنفرم کرتا ہوں کہ یہ مدرسہ یہ مسجد Exist کرتا ہے کہ نہیں، تو ہم کراس چیک دیتے ہیں۔ اس میں ایک مشکل ہے، ابھی یہ جو کمیٹی بنی ہے نیشنل لیول کی کہ یہاں ہم کراس چیک دیتے ہیں تو یہ چیک لوگ اکثر بینکوں سے وصول نہیں کر سکتے، تو یہ معاملہ ہے کہ اکثر دس دس اور بیس بیس چیکیں یہ واپس، کراس چیکیں واپس آتی ہیں ہمیں کہ یہ Renew کرلیں، تو ہم اس کو دوبارہ Renew بھی کرتے ہیں اور یا اس کے بدلے کسی دوسرے کو ووٹنگ لسٹ پر جو ہو ہم یہ رکھتے ہیں تو اس میں کوئی کمی نہیں ہے، طریقے کے مطابق ہے۔

جناب سپیکر: ٹائم کا بھی خیال رکھنا پڑے گا، (مداخلت) ابھی مفتی صاحب! ایک منٹ، ایک منٹ، آپ بیٹھ جائیں میں بات ختم کرلوں۔ پلیز میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ ٹائم کا بھی خیال رکھیں کیونکہ میرے پاس کوئسچنز بہت زیادہ ہیں تاکہ میں سارے کوئسچنز کو Entertain کروں۔ جی، مفتی صاحب!

مفتی سید جانان: زه سر! د منسټر صاحب نه دا تپوس کوم چې دا خو زما حق نه منی، کیدې شی زما د ډیرو ملګرو نه منی، چې صرف حلقه 12 او 13، د هغې دا دومره ډیر درخواستونه راغلی دی او دا ټولې ضلعې چې دی، د نورو اضلاع نه مطلب دا دے دومره کم درخواستونه راغلی دی خو سر! زه بیا تسلیم کوم، منسټر صاحب د مونږه سره دا وعده اوکړی چې د کومې ضلعې نه درخواستونه راغلل زه به مطلب دا دے بیا د ټولو حصه کوم، منسټر صاحب د صرف مونږ ته دا اووائی۔ منسټر صاحب! ته د زکواة منسټر ئې او زکواة یوه ډیره اهمه منسټری ده، مهربانی کوه مطلب دا دے دې ټولو خلقو ته، ټولو جماتونو ته، ټولو مدرسو ته، ټولو خلقو ته یو نظر کوه، داسې نه چې چا ته دومره دومره او چا ته دومره دومره۔ مهربانی جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! آپ کا دوسرا کوئسچن بھی اس قسم کا ہے چونکہ اس نے جو کوئسچن کیا ہے، اس میں آپ کا کوئسچن پہلے سے لے لیا ہے۔ جی۔

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: مفتی صاحب اووئیل دا د زکواة محکمه نه ده، دا د اوقاف محکمه ده، دا سوال چې کوم دے د اوقاف متعلق دے، مفتی جانان صاحب د زکواة متعلق خبره اوکړه۔ ما د هغې وضاحت تاسو ته اوکړو چې دا

مونږ چې کوم لکه مونږ ته خلق درخواستونه راکړی، اوس هم زما سره زما په خیال څه سو څه د پاڅه درخواستونه پراته دی، ما ته هغه پی ایس راوړی چې زه څه چل اوس دې سره اوکړم؟ نو کله وایم دا بلې هفتې ته پریږده نو اوس مې دا دغه کړے دے چې یره فائنل لسټ جوړ شی او د هغې، زه چې کوم ځائې ته پخپله لاړ شم لکه په دوره لاړ شم، ما ته خلق ډیمانډ اوکړی، په 14-2013 او په 2014-15 کښې، اوس خو درخواستونه دومره زیات دی چې تقریباً ما په ټولو باندې، ما له چل نه راځی، وایم هلکه بیس هزار روپئ نه کمې ورکړئ او بیس هزار روپئ تر کوم ځائې پورې اورسیدې دا ورکړئ یعنی په هغه طور کښې زه کار کوم، نو داسې طریقه کار چې کومه Criteria ده، په هغې کښې هم زه Bound نه یم، دا زما یو قسم له د سی ایم او زما دا Discretionary power دے چې د یوې روپئ نه تر دس لاکھ پورې زه یو کیس کښې ورکولې شم۔ دوئ چې کومه خبره اوکړه اصلیت کښې خبره دا ده ، دا یو فطری کار دے چې د وزیر اعلیٰ صاحب کومه حلقه ده، دا ده چې د کومو حلقو نشاندهی اوکړه، دا اختیار د وزیر اعلیٰ صاحب سره دے او هغه په خپل Jurisdiction کښې لکه ما ته د بونیر دومره درخواستونه راځی، یو فطری خبره ده چې زه د بونیر یم، دغه شان وزیر اعلیٰ صاحب له د نوښار درخواستونه ډیر زیات راځی خو زما سره خو ډیر زیات درخواستونه وی نو زه پکښې یعنی ډیرې پیسې ورکولې نشم، په دې وجه-----

Mr. Speaker: Next, Mufti Fazal Ghafoor Sahib, Question, next Question-----

مولانا مفتی فضل غفور: نه جی Next Question ته به هله ځو چې ما تاسو، ما په فلور باندې زه مطمئن شم جی۔ سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: Next، یو منټ جی، تاسو پلیز دوئ دا خپله راخلاصه کړی نو بیا تاسو۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! زه مؤور یم-----

جناب سپیکر: دا هم دغه کوئسچن بل هم دے ، د دې سره تاسو اوکړئ۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! زه مؤور یم جی، ما دا اووئیل چې زما د دې سوال خو د سره تحریری جواب نشته دے ، ما ته صاحب زبانی جواب راکړو

تحریری جواب د دې چرته دے ؟ ما دا تپوس کړے دے "مذکورہ فنڈ کن کن طلباء میں کتنی کتنی رقم تقسیم کی گئی، نیز تعمیرات کیلئے مختص شدہ رقم کی بھی تفصیل فراہم کی جائے"۔پکار دا ده دوئ دا وئیلې وے په جواب کښې چې یره مونږ دا په طلباء باندې نه تقسیموؤ، دا مونږه په کنسټرکشن باندې نه لګوؤ، دا مونږ په نور څه Facilities باندې لګوؤ نو پکار ده چې جواب خو ئې راکړے وے، زما خو اول دغه دا دے چې جواب نامکمل دے، زما خو وړومبنے سوال دا دے جی۔

جناب سپیکر: جواب خو ئې درکړو، دا بل کوئسچن هم ستا د دې سره Related دے، دا چې کوم سیکنډ کوئسچن دے کنه۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی؟

جناب سپیکر: دا سیکنډ کوئسچن دا تقریباً د دې سره Related دے۔

مولانا مفتی فضل غفور: هغې ته خو جی وروستو ځو خو اول خو جی چې په دې یو باندې خو مطمئن شم کنه جی۔

جناب سپیکر: دا داسې چل دے جی ټائم دغه دے، ټائم به ګورو، ستا نور کوئسچنز هم دی، مونږ سره پاتې 20 منټس دی۔

مولانا مفتی فضل غفور: د ټائم سره زمونږ څه کار دے جی؟

Mr. Speaker: Next Question, ji, next Question, please.

مولانا مفتی فضل غفور: ما جی یو نیم کال انتظار کړے دے دې ته، دا داسې خو نه ده، تاسو خو کم از کم دومره ګزاره مونږ سره کوئ جی۔

Mr. Speaker: Next Question please, next Question-----

مولانا مفتی فضل غفور: نه جی Next ته به هله ځو په دې باندې خو چې مطمئن شم کنه؟

جناب سپیکر: یره چې نه ئې مطمئن نو هاؤس ته به ئې دغه کړو کنه، بس که ته ئې کمیټۍ ته کوې نو ما ته اووایه بیا۔Next Question-----

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! یو منټ جی، یو منټ ما دومره خو خبرې ته پرېږدئ، زه خو مؤور یم جی۔

جناب سپیکر: اؤ اؤ۔

مولانا مفتی فضل غفور: دوئ پکښې په ضمنی سپیلمنټری باندې دومره خبره اوکړه، ما بالکل خبره نه ده کړې جی۔ ډسټرکټ بونیر کښې چې کومو مدارسو ته 14-2013 کښې د اوقافو فنډ ورکړے شوے دے، دا لسټ ئې زما سره جی دا دے موجود دے، تاسو یقین اوکړئ جی دا بطور سیاسی رشوت دا رقم تقسیم شوے دے جی۔ چې کوم د جماعت اسلامی اتحادی مدرسې وے او ووټ ئې ورله په 2013 کښې ورکړے وو، هغوی ته ئې دا فنډ ورکړے دے او باقی ته ئې نه دے ورکړے، زه چیلنج ورکوم، زه په دې فلور باندې چیلنج ورکوم۔ دا ماسره لسټ دے، دا ماسره لسټ دے، (مداخلت) یو منټ، ما به اؤرئ جی، یو منټ، په دیکښې د جماعت اسلامی چې کوم موجوده ضلعی دفتر دے،په پینتالیس نمبر باندې اوګورئ مدرسه مرکز اسلامی ریګا بونیر، دا په پوسټرو کښې هم د جماعت اسلامی دفتر دے، زه ئې ښودلې شم، دا په بینرو کښې هم د جماعت اسلامی دفتر دے زه ئې ښودلې شم، پانچ لاکھ روپۍ د خیبر پختونخوا د اوقافو فنډ د جماعت اسلامی دفتر ته ځی۔ جناب سپیکر! تاسو کم از کم په یو معزز کرسئ باندې ناست ئې د اختیاراتو غلط استعمال خو جناب ضیاء اللہ آفریدی صاحب کوؤ، په هغه باندې احتساب کمیشن لاس اوچتولې شی نو دا به د اختیاراتو ټهیک استعمال وی چې د اوقافو فنډ د جماعت اسلامی دفتر ته ځی؟

جناب سپیکر: زه به چې دے نو، حبیب الرحمان صاحب، ما ځکه تاسو ته اووئیل چې Only twenty minutes we have پھر آپ کو۔۔۔۔۔

وزیر اوقاف، حج ومذہبی امور: ما درته وضاحت اوکړو، زه خبره کوم۔ مفتی صاحب! زه د نورو ممبرانو، زه خو د ټولو ممبرانو په دې هاؤس کښې کلیئر خبره کوم چې چا ما له درخواست راکړے وی، په 14-2013 کښې راسره ما اووئیل چې پیسې ډیرې وې، په 15-2014 کښې د هغې نه بیا کمې وې، اوس په 16-2015 کښې دومره درخواستونه دی چې ما له ئې څه فکر نه راځی خو که دې مفتی صاحب ما له درخواست راکړے وی او ده ته پیسې نه وی ملاؤ شوی، دے د ما ته نیغ په نیغه اووائی، یوه خبره۔ دویمه خبره دا ده چې دا زما اختیار دے، مفتی صاحب چې د

دس لاکھ روپو پورې زه پیسې ورکولې شمه، دا د وزیر اعلیٰ صاحب هم اختیار دے، دا زما هم اختیار دے، دا زما پاور دے او دا تیر حکومت چې کومه Criteria مقرر کړې ده او وزیر اعلیٰ دستخط کړې ده، د هغې مطابق دا ما سره اختیار دے-----

Mr. Speaker: No cross question, please. ته صرف چیئر مخاطب کوه، Only Chair, only Chair address کړو۔ بس جی زه به دا تاسو باندې ډ سکشن او کړم او چې ټائم ختم شی زه به Strictly time ته ځم گورې۔ بخت بیدار صاحب! پلیز۔

جناب محمود احمد خان: سر! اجلاس څو بجې شروع شوے دے، بیا به ټائم ختم شوے وی۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! پلیز۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: ما دا تپوس او کړو چې د جماعت اسلامی دفتر په پینتالیس نمبر باندې دے او که نه دے او دې ته پانچ لاکھ روپئ د اوقافو د فنډ نه ورکړې شوې دی او که نه دی ورکړې شوې؟

جناب محمود احمد خان: د دې د جواب او کړی۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! پلیز۔

مولانا مفتی فضل غفور: ما دا تپوس او کړو جی۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! سپلیمنٹری۔

جناب بخت بیدار: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زه دې حوالې سره دا خبره کوم چې تیر کال ما له وزیر صاحب پیسې راکړې او هغه پیسې چې چیکونه ئې ما ته راکړل، هغه چیکونه کیش نشو، واپس ما دوئ ته راؤړل او چې هغه لسټ گورم نو زما حلقه یو شانته ده او د دې جماعت اسلامی زما د ورونړو حلقې په بل شکل

کبنې دی، (تالیاں) نو لږه مهربانی کوئ جی، لږه مهربانی کوئ جی چې دغه کرسئ باندې تاسو د انصاف ناست ئې او زمونږ ستاسو نه توقع ده چې څوک بې انصافی کوی، کم از کم د خدائے د پاره د هغوی سره خبره کوئ چې یره کم از کم دا زیاتے مه کوئ۔ په تله راغلی خلق ئې، په ترازو، نو ترازو باندې خبره اوکړئ نو ډیره مهربانی به وی۔

جناب سپیکر: جی، یو خو زه دا وضاحت کوم چې زما کوشش دا دے چې د رولز مطابق او د پروسیجر مطابق ټول دغه اوچلوم او ټولو ته Equal opportunity ملاؤ شی او هغې کبنې هیڅ قسم زما داسې دغه نشته۔

وزیر اوقاف، حج ومذہبی امور: یره دوئ ته په ورورولئ خبره کوم، ما ته دغه راکړئ۔

جناب سپیکر: جی، حبیب الرحمان صاحب! میرے خیال میں اس کو تسکین نے کافی ٹائم لیا ہے۔

وزیر اوقاف، حج ومذہبی امور: زما دې ورور چې کومه خبره اوکړه، ما دا اووئیل دا واحد ممبر دے دومره درخواستونه ما له هیچا نه دی راکړی، بخت بیدار خان، دا ما ځکه اووئیل چې په وړومبنی ځل ده ما له درخواستونه راکړی دی، ما ورله پیسې ورکړې دی۔ اوس چې دے کوم نوی خبره کوی، ما یوه Criteria مقرر کړې ده چې دا به Verify کوی، د دې د پاره مونږ ورسره، د هر چیک سره مونږه یو پروفارمه ورکوؤ، Concerned سړی ته به ځی او هغه پروفارمه به د هغه سړی نه دستخط کوی۔ چونکه په موجوده وخت کبنې ده چیکونه اخستی دی، وړلی ئې دی او هغه پروفارمې ئې بیا واپس کړې نه دی۔ ده له ما چهبیس لاکھ روپئ د باؤنډری وال د پاره هم ورکړی دی ځکه چې په هغه وخت کبنې د هیچا درخواستونه په 14-2013 کبنې نه وو ورکړی، ده ډیر شے درخواستونه راکړی وو، د هغې په وجه ما بالکل، د یو ورور، یعنی چا چې درخواست ما له راکړے دے، ما بالا د پارټئ د امتیاز نه چې ما له چا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز پلیز چیئر۔

وزیر اوقاف، حج ومذہبی امور: نو د دې وجې نه ما دا دغه نه دے کړے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: No talking, please.

وزیر اوقاف، حج ومذہبی امور: بعضې خلقو ما ته درخواست راکړے نه دے نو زه خو د ځان نه ورپسې پیسې نه شم ګرځولې، د دې وجې نه چا چې درخواست راکړے دے نو هغوی ته ما بهرپور حصه ورکړې ده۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! دا راته اووایه که کمیټۍ ته ئې اچوئ هم او که وایئ چې Next ته ځم نو هم بس ساده خبره کوه۔

مولانا مفتی فضل غفور: نن چیف منسټر صاحب هم تشریف فرما دے جی او زما دا ګزارش دے ، 14-2013 کښې چې دا کوم لسټ باندې د بونیر مدارسو ته دا فنډنګ شوے دے ، که دا د جماعت اسلامی ووټران او د هغوی اتحادیان نه وو چې کومه سزا ما له دا فلور او دا هاؤس راکوی، زه هغې ته تیار یم، (تالیاں) لکه هلته د بل چا دینی مدرسه نشته دے ، د جماعت اسلامی دفتر ته پانچ لاکھ روپئ څنګه د اوقافو د فنډ نه ځی جی ؟

جناب سپیکر: مفتی صاحب! ساده خبره، ډیمانډ د څه دے ، کمیټۍ ته ئې لیږې که واپس کوئ ئې ؟

مولانا مفتی فضل غفور: کمیټۍ ته ئې لیږم جی خو دغه زما ورونړه ناست دی او زما دوئ ته هم دا ګزارش دے چې د اوقافو فنډ د جماعت اسلامی دفتر ته څنګه ځی ؟

وزیر اوقاف، حج ومذہبی امور: زما جی ګوره دا عرض دے ، ما ده ته دا اووئیل، ما له چې چا ، یعنی زه خدائے شته که درخواستونه ګورم هم-----

مولانا مفتی فضل غفور: ٹھیک ده، ٹھیک ده۔

وزیر اوقاف، حج ومذہبی امور: ما ته چې څوک درخواست راکړی په سلو کښې سل Compensate کوم، لکه اوس راسره پیسې لږې دی درخواستونه ډیر زیات دی نو زه بیس بیس هزار، په دیکښې مطلب دا دے چې بعضې به د تیس هزار خو ټولو له پیسې ورکوم۔ اوس ګوره ما 450 له او چار سو یعنی ساړهې چار سو کسانو پورې ما پیسې ورکړې دی، ما پکښې داسې تخصیص نه دے کړے ، کیدې شی دے چې څه وائی چې دا د جماعت اسلامی، خو دے د ما ته دا اووائی چې د جمعیت علماء یوه مدرسه ما له راغلې ده، خدائے شته که پکښې یا د جماعت

اسلامی پیژنم ځکه چې زما فیلډ دا نه دے ، مدرسې زما فیلډ نه دے ، د دې وجې نه ما یو Criteria د سرکار د Criteria نه علاوه مقرر کړې ده چې په هغې باندې دغه اونشی۔

Mr. Speaker: Please, next, Mufti Fazal Ghafoor, 3168-----

مولانامفتی فضل غفور: سرا! خو هاؤس ته ئې Put کړئ کنه جی۔

جناب سپیکر: 3168۔

مولانامفتی فضل غفور: دا کوئسچن هاؤس ته Put کړئ جی۔

جناب سپیکر: اوکے۔

مولانامفتی فضل غفور: بلډوز د شی کم از کم خو مونږ به دنیا ته کم از کم دا اوښایو چې د بل د پاره احتساب د خپل ځان د پاره نه۔

جناب سپیکر: نه نه، کمیټۍ ته ئې لیږې او که نه لیږې، نه لیږې؟

مولانامفتی فضل غفور: لیږم۔

جناب سپیکر: Okay, is it the desire of the House، ساده خبره چې څوک دا وائی چې کمیټۍ ته د لاړ شی هغه لاس اوچت کړئ، جو کہتے ہیں کہ کمیٹی میں جائے وہ ہاتھ اٹھائیں، ہاتھ اٹھائیں، بس ہاتھ اٹھائیں جی تاکہ نمبر پتہ چلے۔

(اس مرحلہ پر سوال کو کمیٹی میں بھجوانے کیلئے اراکین نے ہاتھ اٹھالئے)

جناب سپیکر: اور جو کہتے ہیں کہ نہیں جائے، نہیں جائے وہ ہاتھ اٹھائیں۔

(اس مرحلہ پر سوال کو کمیٹی میں نہ بھجوانے کیلئے اراکین نے ہاتھ اٹھالئے)

(تحریک مسترد کی گئی)

جناب سپیکر: یہ چل گیا پتہ جی اس کا۔

مولانامفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، نیکسٹ مفتی فضل غفور، 3168۔

مولانامفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: زه ټائم ځکه دغه کوم زه وایم چې دا نور کوئسچنز پکښې اوشی۔

مولانا مفتی فضل غفور: ټهیک شوه جی، ټهیک شوه جی، ټهیک شوه جی ،ټهیک شوه جی ځه خیر دے جی هیڅ خبره نه ده جی، مونږ کم ازکم دې میډیا ته او دې خلقو ته دا ښودله چې د بل د پاره احتساب او د خپل فنډ به د جماعت اسلامی سیاسی دفترو ته ځی او د هغې د پاره نه احتساب کمیشن شته او نه احتساب شته، چلو ټهیک شوله جی، زما بل کوئسچن دے جی 3168۔

جناب سپیکر: جی۔

* 3168 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیاوزیراوقاف،حج ومذہبی امورارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2014-15 کے دوران صوبہ بھر میں کئی دینی اداروں کو فنڈز فراہم کئے گئے ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ تمام اداروں کو یکساں فنڈز فراہم کروانے کی بجائے بعض اداروں کو ترجیحی بنیادوں پر Facilitate کیا گیا ہیں؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کس کس ادارے کو کتنا فنڈز دیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیراوقاف،حج ومذہبی امور): (الف) جی ہاں۔

(ب) Grant-in- Aid کی تقسیم وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا کی منظوری سے مرتب کردہ پالیسی کے مطابق کی جاتی ہے (پالیسی ایوان کو فراہم کی گئی)

(ج) تفصیل ایوان کوفراہم کی گئی۔

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! ما په دیکښې غوښتلی دی خو زما په دیکښې ضمنی کوئسچن دے، سپلیمنټری یو دا چې کومه Criteria د دې فنډ د پاره ورکړې شوې ده نو په هغې کښې جناب سپیکر! دا لیکلی دی په Criteria کښې چې "Madrassa to which the grant is provided shall be registered with the government under the Societies Registration Act, 1860 (now amended 2006)۔ جناب سپیکر! زه دا تپوس کوم چې دا څومره

مساجدو ته فنډ ورکړے شوے دے نو آیا دا جماتونه دا رجسټرډ دی، په دیکښې زما د خپل کلی جمات هم دے، زه به د دې تپوس کوم۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ نیکسٹ کوئسچن ہے، نیکسٹ کوئسچن 3168۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور): څومره پورې چې دارالعلومو تعلق دے، دارالعلوم کښې رجسټریشن د 1860 مطابق دا فرض دے، د جماتونو رجسټریشن په دیکښې نشته، هر جمات ته دا ویری فیکیشن زه په دې کوم چې یو سړے دا وائی دا فلانکې جمات دے، دا ابوبکر جمات دے نو زه د څنې ورېری فیکیشن په هغې ضلعې، په هغې دغه باندې دا پخوا نه وو خو زه دا ویری فیکیشن کوم چې یره غلط څوک مې دهوکه نکړی، نور په دغه کښې فرض دے په دارالعلوم کښې چې رجسټریشن به ورسره وی چې رجسټریشن نه وی، هغه ته مونږه یو پیسه نشو ورکولې، جماتونو ته ورکولې شو۔

جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! په دیکښې په Criteria کښې د جمات ذکر نشته صرف د مدرسې ذکر دے، یوه خبره خو دا ده، نو جمات ته دوئ په کوم Base باندې دا فنډ ورکوی، هغې کښې خو د سره نوم نشته په دې Criteria کښې، ما له دا تاسو ریکارډ راکړے دے، په دیکښې نشته دے جی او دویم په Last باندې جی دوئ لیکلی دی په Criteria کښې "All Districts will fairly be shared in provision of grant in aid"، زه تپوس کوم جی چې په دغه 2014-15 کښې هنګو ضلعې ته فنډ ملاؤ دے چرته جمات ته مدرسې ته، ما سره په ریکارډ باندې نشته دے حالانکه تاسو په Criteria کښې لیکلی دی چې ټولو ضلعو ته به چې کوم دے نو دا به هغې ته ملاویږی۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے چونکہ ہمارے پاس چند اور کوئسچنز بھی رہ گئے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ سب کو وہ کرلیں اور اس میں زیادہ تر آپ کے ہیں جی۔

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: سپیکر صاحب! ما مخکښې هم تاسو ته دا عرض اوکړو چې دا لکه چا ډیمانډ کړے وی نو هغوی ته مونږ Grant-in-aid ورکوؤ، چا ډیمانډ نه دے کړے کیدې شی هنګو په دیکښې وی خو که فرض کړه د هنګو نه

چا، ما د دې 2015-16 تفصيل زه په دې بنياد باندې کومه چې په ديکښې ما يو قسط جاري کړے دے، درې درينيم سوه تنو مدرسو له مې پيسې ورکړې دي چې باقي نيمې پيسې پاتې دي، هغه د دې 2015-16 په باقي کښې بالکل چې کومه ضلع چا ډيمانډ کړے دے، چا چې څه ډيمانډ کړے دے، د هغې مطابق مې چې کوم دے نو پيسې ورکړې دي، Fairly be shared په ديکښې دي، د هغې مطلب دا دے چې په شفافيت سره به هره ضلع، د هغې مطلب دے چې زه وزير يم، ما ته دا اختيار نشته چې د يو ضلعې نه ما ته درخواست راشي او زه وايم چې نه دا نور زما Discretionary power دے خو ضلع زه Ignore کولې نشمه، د هغې مطلب دا دے يعنی زه ضلع Ignore کولې نشمه، دا د دې صوبې دغه دي، زمونږه آبادي ده او دا د دې خلقو حق دے خو چې چا درخواست نه دے ورکړے نو د هغې خو مطلب دے ما سره څه لار نشته۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! جی میرے خیال میں یا۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: نه، نو بيا خو دا ده زه به ټول Withdraw کړم بيا به څم بهر جی۔

جناب سپیکر: نہ آپ ڈیمانڈ کریں اگر آپ، دیکھو ایک طریقہ ہے اور کیا ہو سکتا ہے؟

مولانا مفتی فضل غفور: اوس مونږ خو به خامخا مطمئن کوی، زه د څه د پاره جی لکه دا کوئسچنې مونږ د څه د پاره راؤړو؟ خو د دې د پاره ئې راؤړو چې کم از کم مونږ د دې محکمو کارکردگی او ګورو دا رائټ خو مونږ ته ستاسو دے چيئر راکړے دے، دا زمونږ پريويلجز دي، مونږ ته ئې راکړے دے نو مونږ ته پکار ده چې په يو څيز باندې مطمئن شو نو هله تاسو دغه کوئ جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! آپ کے دو تین اور بھی کوئسچنز ہیں اور اب آپ کے پاس دس منٹ ہیں، میں اسلئے چاہتا ہوں کہ آپ کے تمام Questions entertained ہوں۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپيکر صاحب! په ديکښې خو د Time limit هيڅ هم نشته دے؟

Mr. Speaker: One hour, only one hour.

مولانا مفتی فضل غفور: صرف 'ون آور' د 'د کوئسچنز آور' د پاره دے او هغې کښې دا نشته دے چې يو کوئسچن به پکښې ډيل کوی او که دوه به ډيل کوی او

که لس به ډیل کیږی، ما خو به مطمئن کوی کنه کم از کم، زما Satisfaction به ضروری نه وی؟

جناب سپیکر: چلو بسم اللہ۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! زه دا عرض کوم جی، په بونیر کښې PK-77، PK-78 او PK-79 درې حلقې دی، زما حلقې ته د دې 2014-15 په فنډ کښې صرف یو جمات ته پیسې دلته Show شوی دی، ما د جمات د کمیټۍ نه تپوس کړے دے، وائی مونږ ته پیسې نه دی ملاؤ، ما د جمات د خلقو نه تپوس کړے دے، وائی مونږ ته پیسې نه دی ملاؤ، مونږ خو دا ژاړو چې کم ازکم احتساب د اوشی چې دا تاسو چې کومه نعره لګوئ د اسمبلۍ نه بهر، هغه درته مونږ په اسمبلۍ کښې دننه لګوؤ چې احتساب اوکړئ او اوګورئ دلته زما افتخار مشوانی صاحب د حیدر خان هوتی صاحب د وختو د جماتونو د فنډ د پاره کوئسچن راؤړو او هغه تاسو سټینډنګ کمیټۍ ته اولیږلو، زه تاسو ته دا ګزارش کوم او د حکومت نه به دا ګزارش کوم چې کم از کم دا خپله کارکردګی هم لږ دې کمیټۍ ته وراولیږئ کنه چې پته خو اولګی چې دا هلته کښې ملاویږی خلقو ته او که نه ملاویږی؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، حبیب الرحمان صاحب!

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: څومره پورې چې د افتخار مشوانی سوال دے، ما ته بالکل زبانی یاد دی چې په مردان کښې امیر حیدر هوتی ایک ارب اکتیس کروړ روپئ ورکړې وې، د هغې د پاره احتساب پکار وو، زما وررور چې کوم سوالونه کوی، یو خو دے د دغه اطمینان وائی نو بالکل که د آسمان نه آواز راغے چې یره دا شے ټهیک دے او ټهیک دے نو هم د ده اطمینان نه کیږی خو د قانون په رنړا کښې زما دا ډیوټی ده، دا خپل وررونړه به زه بالکل مطمئن کومه، اوس د دوئ هغه جدا خبره ده، هغه اطمینان زه نشم ورکولې خو فګرز باندې په اعداد و شمار باندې هغه زما ډیوټی ده، زه د دې نه تښتم نه، زه خدائے ګواه کومه چې که ما ته اوس هم یعنی چې ما له څوک درخواستونه راکړی، زه ئې پیژنم هم نه،

زه ئې پېژنم نه چې دا څه دی خو لکه په سوؤنو او په زرګونو درخواستونه راځي او په دغه طریقه باندې مونږه ئې دغه کوؤ۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: دوئ د دا اووائی چې په PK-79 کښې ما درخواستونه ورکړی دی، فلانکی فلانکی ته نه دی ملاؤ شوی د ده په Recommendation، زه به جواب ورکړم۔

جناب سپیکر: آپ نے اس دن مفتی صاحب! آپ نے اس دن گلہ بھی کیا تھا۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! زه جی یو سوال کوم په PK-77 او PK-78 کښې جماتونه دی او زما په دې حلقه کښې ګرد وارې دی صرف؟

(قہقہے)

جناب محمود احمد خان: دا خبره خو صحیح کوی کنه، انصاف خو د اول دوئ اوکړی۔

مولانا مفتی فضل غفور: لکه په یو ضلع کښې په یو ضلع کښې-----

جناب سپیکر: جی جی، ڈائریکٹ، پلیز۔

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: که ده درخواستونه ورکړی وی او ما نه وی کړی، زه غټ مجرم یمه۔

جناب سپیکر: اوکے۔

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: ګوره جی زه کلیئر خبره کومه، PK-77 کښې چا درخواستونه راکړی دی؟

جناب سپیکر: جی، نلوٹھا صاحب! آپ اچھے ہیں، آپ کچھ بات کریں تاکہ-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: منسٹر صاحب نے ایک بات کی اور مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجھے جو بھی درخواست دیتا ہے، میں بلا تفریق اس کی شامل کرلیتا ہوں۔ میں بحیثیت ایم پی اے اپنے حلقے کی نمائندگی کرتے ہوئے منسٹر صاحب کے پاس گیا ہوں، میں نے کہا ہمارے حلقے میں بھی بچے مدرسوں میں پڑھتے ہیں تو

میرے یہ چار مدرسے شامل کردیں، انہوں نے کہا جی کہ بس ختم ہوگئے ہیں میرے پاس، تو کس جگہ پر بلا تفریق تقسیم کرتے ہیں، اگر اس کی وضاحت کر دیں، (تالیاں) کیا ہمارے علاقوں میں اس کی ضرورت نہیں ہے؟

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب! میں ادھر ہوں، میں ادھر ہوں، پلیز۔

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: میں نے یہ پہلے ہی عرض کیا کہ 16-2015 میں بہت ساری درخواستیں ہیں لیکن جتنی بھی درخواستیں آئی ہیں میں نے Include کی ہیں، آپ وہاں جائیں دفتر میں، لیکن میں نے کہا ہے کہ ایک قسط میں نے جاری کی ہے اور سینکڑوں مدرسے باقی ہیں، میرے پاس جو پیسے ہیں، اس کے تناسب سے میں تقسیم کروں گا۔ اس سال میں نے اکثر بیس بیس ہزار روپے دیئے ہیں اور بیس ہزار سے میں نے زیادہ نہیں دیئے۔ یہ نہیں ہوگا آپ مفتی غفور کی بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ پلیز، پلیز، پلیز جی، اچھا کیا ڈیمانڈ ہے، کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں؟

مولانا مفتی فضل غفور: دا خو سٹینډنگ کمیټۍ ته جي ورا ولیږئ خو زه د چیف منسټر صاحب نه یو ګزارش کوم جي سپیکر صاحب! ستاسو په وساطت سره که د جماعت اسلامي دفتر ته د اوقافو فنډ تلے وی، چیف منسټر صاحب د د اوس نه آرډر اوکړی چې د دې چهان بین اوشي چې سرکاری فنډ د سیاسی مقاصدو د پاره څنګه استعمال ليږي؟ زه به ئې ډیره زیاته شکریه ادا کوم جي۔

جناب سپیکر: میں کوئسچن اسمبلی کے سامنے لاتا ہوں، Is it the desire of the House that the Question, asked by the سوری یہ کوئسچن کیا ہے مجھے بتائیں، کوئسچن نمبر کیا ہے، 3168، اچھا، Is it the desire of the House that the Question No. 3168, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

جناب سپیکر: ہاتھ اٹھائیں تاکہ میں نمبر شمار کرلوں پلیز، 'ہاں'، 'نہیں' تاکہ میں کاؤنٹ کر لوں تاکہ آپ کا وہ، پلیز پھر Those who are in favour of it may say 'Yes'۔

Members: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say ‘No.’
Members: No.
Mr. Speaker: Count, count the number, count the number, count number.

جواس کے حق میں ہیں، وہ کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی اور 21 اراکین اس کی حمایت میں کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: Twenty one, total twenty one ابھی جو اس کے مخالف ہیں، وہ کھڑے ہو جائیں پلیز۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی اور 32 اراکین اس کی مخالفت میں کھڑے ہو گئے)

Mr. Speaker: 32, 32, and 21, defeated.

(Applause)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 3154۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! کوئسچن زما Defeat شو خو Cause مې نه دے Defeat شوے، الحمدلله نن هم د احتساب په دغه باندې ولاړ یمه، په مؤقف باندې ولاړ یم او حکومت د خپل احتساب د مؤقف نه اوتښتیدو۔ سپیکر صاحب! ډیره ډیره مننه جی، شکریه مخکښې ورپسې ځئ جی۔

جناب سپیکر: جی جی، چیف منسٹر صاحب!

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! زما ریکویسټ دے، په 'کوئسچنز آور' کښې کوئسچن اوشی، خبره ختمه شی او که دغه تقریرونه کوئ بیا به مونږه هم جواب ورکوؤ نو Atmosphere خرابیږی، مهربانی اوکړئ، Question/Answer ختم او یو ځل چې سپیکر صاحب! شے Close کړو نو بیا خبره خو ناجائزه ده۔

جناب سپیکر: جی جی، کوئسچن 3154۔

* 3154 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں سال 2012 کے بعد صوبہ بھر میں تحصیل اور ضلعی خطباء کرام کی کافی آسامیاں خالی پڑی ہیں جن پر بھرتی کرنے کیلئے محکمہ نے کئی دفعہ مشتہری بھی کی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حال ہی میں مذکورہ بعض آسامیوں پر میرٹ کی بنیاد پر بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ عرصہ کے دوران بھرتی شدہ خطباء کی میرٹ لسٹ بمعہ ٹسٹ اور انٹرویو کے نمبرات فراہم کی جائے، نیز خالی آسامیوں کی نشاندہی اور پر نہ کرنے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) محکمہ میں سال 2012 کے بعد صوبہ بھر میں تحصیل اور ضلعی خطباء کی خالی آسامیوں پر بھرتیاں میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہیں، جن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ سال 14-2013 میں مختلف تحصیل و ضلعی خطباء کی خالی آسامیوں کی مشتہری کی گئی جن میں دو ضلعی خطباء (ضلع مردان اور ضلع صوابی) اور دو تحصیل خطباء (تحصیل خطیب مانسہرہ و تحصیل خطیب کوہاٹ) کی بھرتیاں عمل میں لائی گئیں جبکہ باقی ضلعی اور تحصیل خطباء کی تقرری کیلئے اہل امیدواران نہیں پائے گئے اسلئے حال ہی میں دوبارہ مورخہ 7 جنوری 2016 کو باقی ماندہ ضلعی و تحصیل خطباء کی خالی آسامیوں کیلئے مشتہری کی گئی جن کیلئے متعلقہ اضلاع و تحصیل کے امیدواروں نے درخواستیں جمع کی ہیں جو کہ زیر کارروائی ہیں۔ تفصیل کیلئے اشتہار ملاحظہ کیا گیا۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریه جی، جناب سپیکر! دا د خطباؤ د دغه په حواله باندې جی د بهرتیانو په حواله باندې ما یو کوئسچن کړے دے خو دا دومره عجیبه خبره ده جی، تاسو هر څیز ته د حکومت او د اپوزیشن په نظر کښې حکومت ورته ګوری۔ جناب سپیکر! ستاسو په وساطت سره زه د هغوی نه دا یو ګزارش کوم، په دیکښې جی دا چې کوم جواب ما ته راکړے شوے دے جی، دا جواب ٹهیک نه دے، دوئ وئیلی دی جناب سپیکر! جبکہ باقی ضلعی اور تحصیل خطباء کی تقرری کیلئے اہل امیدوار نہیں پائے گئے"۔ جناب سپیکر! په دیکښې زما د بونیر خپل علماء چې هغوی ډبل ایم اے کړې ده، بی ایډ ئې کړے دے، ماسټر ئې کړے دے، شهادته العالمیه ئې کړې ده، هغوی په ټیسټ انټرویو کښې شریک شوی وو او جناب سپیکر! د هغې باوجود چونکه د جماعت اسلامی کس پکښې نه وو، د هغه وجې نه هغه ټیسټ انټرویو کینسل شوی دی او زه په فلور باندې دا خبره کوم جناب سپیکر! چې د انټرویو د پاره کومه کمیټی جوړه شوې ده جناب سپیکر! د صوابئ د پاره چې

کومه کمیټی جوړه شوې ده، دا کاغذ تاسو او ګورئ دا ستاسو خپله ضلع ده جی، نو په انټرویو کښې جناب سپیکر! غیر متعلقه کسان چې کوم دے نو کښېنولې شوی دی۔ د جماعت اسلامی د شعبه فهم دین مشر جناب مولانا اسماعیل صاحب هغوی پکښې کښېنولے شوے دے جناب سپیکر! دا Totally په سیاسی بنیاد او په Political base باندې شوی دی او زه جناب سپیکر! ستاسو نه دا مؤدبانه ګزارش کوم چې دومره خو کم ازکم اوکړئ چې د دې د انکوائرئ حکم صرف ورکړئ، که فرض کړه دا ټهیک شوی وی، زما پرې هیڅ اعتراض نشته خو که غلطه شوی وی جناب سپیکر! نو دا خو به بیا کم از کم پکار ده چې په دیکښې خلقو له سزا ورکړے شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب، حبیب الرحمان صاحب! پلیز۔

<u>جناب حبیب الرحمان (وزیر اوقاف، حج ومذہبی امور)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ خومره پورې چې د کمیټئ تعلق دے، دا شپږ ممبران دی په کمیټئ کښې، یعنی یو کس دا انټرویو نه ده کړې، په ده باندې اصلیت کښې زه به افسوس دا وایمه په ده باندې هغه "جماعت اسلامی فوبیا" ده ته لګیدلې ده، زه خدائے ګواه کوم که پلار مې وی او که مې ځوئی وی چې د Criteria نه هټ کړوی او دے د بونیر دے او دوئ ما پیژنی چې هلته کښې زما کردار څنګه دے او زه واحد سړے یمه چې زه نه د ځوئی سفارش کومه او نه د وروړ سفارش کومه، دا د تاریخ یو حصه ده ما ټول خلق پیژنی، دا Criteria زه په ډیرو خبرو کښې، دا ډیپارټمنټ جوړوی دا Criteria په ډیرو خبره کښې زه یعنی دے دغه سره پخپله Agree نه یمه خو چونکه ما پخپله اوونیل چې دا Criteria تاسو دغه کړئ، دا وړومبې جی Written Test واخلی، په Written test کښې دا ضروری ده چې درې کسه به په هغه ضلع کښې او په هغه تحصیل کښې به پاس کیږی چې په کومه ضلع کښې اګرچې یو د پاس شی، زه وایم د یو قائله یمه چې یو د اوشی خو Criteria د هغوی طریقه کار دا دے چې هغوی به Written test واخلی، په Written test کښې چې کوم کسان پاس شی نو چې په ضلع کښې درې کسان پاس نشی، هغه ختم شی، هغه دغه دا مخکښې نه شوی دی، صرف دوه تحصیلونه یو صوابئ او یو چې کوم دے مردان او یو مانسهره او یو کوهاټ دا څلور په دغه Criteria باندې پوره وو نو

هغوی هغه ریزلټ اوښکلو او اوس په دې جنورئ کښې چې کوم دے بل اشتهار راغلے دے، زه به دا اووایم، دا مولانا صاحب پکښې تاسو دغه کړئ چې د ده د مخې دا دغه اوشی، دے خو دغه کوی چې دے هغه کمیټئ کښې دا مانیټر کوی، هغه کمیټی اوس نوے دغه راروان دے، دے د هغه مانیټر کوی او د هغې مطابق چې کومه Criteria ده، زه چرته د Criteria نه تښتم هم نه او د اصولو نه او د میرټ نه چرته هم نه تښتم، دا به زما د پاره مرګ وی بیا، د دې د وجې نه یعنی باقی چې څومره دی، زمونږ سره دولس تحصیلونه دی او زما په خیال دوه نورې ضلعې دی، دا دیارلس څوارلس، څلور شوی دی، څوارلس پاتې دی او دا Under process دی ان شاء الله تعالیٰ او په دیکښې مطلب دا دے چې زه د میرټ قائل یمه او میرټ به کوم ان شاء الله۔

جناب سپیکر: جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: دا ستاسو د صوابئ سره Related matter دے جی، دا صوابئ د ډسټرکټ خطیب په باره کښې چې کوم دغه شوے دے جی، زما صرف دا ګزارش دے، یو خو په دې Candidates کښې دولس Candidates داسې دی، هغوی دا خبره کوی چې دا ارشد کمال سیکرټری صاحب چا چې په انټرویو کښې د شرکت دستخط کړے دے، دے په انټرویو کښې نه وو موجود، دولس کسان حلفیه بیان په دې باندې ورکوی چې دے په انټرویو کښې موجود نه وو۔ دویم جی، دغه سیکرټری صاحب یو کس ته آټھ نمبرې ورکړی دی، باقی ته ئې چار چار ورکړی دی او دا چا ته ئې چې آټھ نمبرې ورکړی دی، دا د جماعت اسلامی سابقه د یونین کونسل ناظم پاتې شوے دے، هم هغه سړے چې کوم دے نو، ما باندې د "جماعت اسلامی فوبیا" شوې ده، د زکواة دا چیئرمینان په ټوله صوبه کښې د جماعت اسلامی ما مقرر کړل او د زکواة دا پیسې زه ورکومه جناب سپیکر! او دا خطیبان د جماعت اسلامی زه لګومه چې ما ته د "جماعت اسلامی فوبیا" شوې ده، عجیبه خبره ده جناب سپیکر؟

جناب سپیکر: پلیز، نیکسټ کوئسچن نمبر 3152۔

مولانا مفتی فضل غفور: خو د دې سره خو څه پکار دی جناب سپیکر! Defeat ئې کړئ چې کم ازکم دا هاؤس او دا حس چې د دې اسمبلئ-----

جناب سپیکر: مفتی صاحب! لږ به کله کله خیر دے ریکویسټ هم۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: Defeat ئې کړئ جی، بالکل ئې Defeat کړئ، زه د انکوائرئ گزارش کومه چې په دیکښې سیاسی مداخلت شوے دے او د جماعت اسلامی سابقه د یونین کونسل ناظم د ضلعې خطیب جوړ شوے دے په غیر چې کوم دے نو دغه طریقه باندې په Unmerit باندې، جناب سپیکر! بالکل ئې Defeat کړئ چې کم از کم دا هاؤس په دې گواه شی او زما دا مؤقف کم از کم ښکاره شی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی، حبیب الرحمان صاحب!

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: زه خدائے، لا الا الله محمد رسول الله زه به د دې کلمې نه منکر یمه چې که ما د جماعت اسلامی یا ئې پیژنم یا ئې ایژنم او زه به * + + چې زما د په خدائے قسم وی، زه به * + + که زه په دا سې قسم کیسونو کښې، زه دومره * + نه یمه، زه مسلمان ځان ته وایمه، زه مسلمان یمه او د هغې په وجه باندې په میرټ باندې کار کومه، په ده باندې دا اثر شوے دے جماعت اسلامی او جماعت اسلامی او دے دومره * + وائی، زه ځکه دا سې غیر پارلیمانی الفاظ

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیے گئے۔

استعمالوم، زه خدائے گواه کومه که د ده هومره * + او د ده هومره * +۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ حذف کرتا ہوں۔

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: او دومره * + + وی د ټولې ضلعې افسران رااوغواړه، د ټولې ضلعې افسران دلته رااوغواړه دې خپل دغه ته او د ده متعلق ترې دا تپوس اوکړه چې دے شومره * + + کوی خو زه خو د دې خپلې سپینې ږیرې نه یعنی دے ما مجبوره کوی په دې چې زه د دې خپلې سپینې ږیرې نه شرمیږمه خو زه وایم د ضلع بونیر ټول لائن ډیپارټمنټ هیډز رااوغواړه، د هغوی نه د ده

Attitude معلوم کړه، د ده * + ترې معلوم کړه، د ده * + + ترې معلوم کړه چې تا سو ته پخپله پته اولګی۔

جناب سپیکر: میں اس کے الفاظ حذف کرتا ہوں اور جی Withdraw کرتے ہیں۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: ما خو صرف د دې د انکوائرئ ګزارش کړے دے، که دا کار په میرټ شوے وی نو اوکړئ انکوائری پکښې کنه څه مشکله ده؟ زما مشر دے جی، ما خو صرف نور څه نه دی وئیلې، دا مې وئیلی دی، دوئ وائی مونږ ته اهل امیدوار ملاو نشو، زه وایم جی یو کس دے چې د هغه فضل رؤف نوم دے جی، هغه ډبل ایم اے کړې ده جناب سپیکر! هغه شهادة العالمیه کړې ده، هغه بی ایډ کړے دے او کوالیفیکیشن چې کوم دے نو هغه سنګل ماسټر دے، نو څنګه په هغې کښې اهل امیدوار نه وو، زه خو صرف دا ګزارش کوم۔

جناب سپیکر: نہیں، اس طرح کرتے ہیں ابھی آپ اس کو ہاؤس پہ ڈالتے ہیں کہ Withdraw کرتے ہیں؟

مولانا مفتی فضل غفور: Withdraw کوم۔

Mr. Speaker: Withdrawn, next Question No. 3105, Madam Sobia Shahid.

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب! میرا کوسچن ہے کہ: "آیا یہ درست ہے کہ ایم ایس سہارا کا Prospecting license No. 109 ضلع ایبٹ آباد کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! یہ انیسہ میڈم نے ریکویسٹ کی تھی کہ آپ اس کو دوسرے دن کیلئے ڈیفر کریں، وہ چونکہ

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

چونکہ نہیں ہیں تو میں اس کو Next day کیلئے ڈیفر کرتا ہوں تاکہ وہ Available ہوں اور وہ Proper آپ کو Respond کریں، ٹھیک ہے۔ آپ کا کونسا کوسچن ہے؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں سر! ادھر تو سی ایم صاحب بھی موجود ہے اور میرے خیال میں یہ پہلے بھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: کل کیلئے ڈیفر کریں گے، کل وہ Available ہوں گی تو کل آپ کا کوئسچن لے لیں گے۔
(سیکرٹری اسمبلی سے) سیکرٹری صاحب! اس کو کل کیلئے ڈیفر کریں یہ 3105، سوری 3152۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! یہ بھی میرے خیال سے اس کا جو جواب۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: ہاں، یہ دونوں منزل کے، ہاں دونوں جو ہے نا کل لے لیں گے اور وہ بھی نہیں آئی، یہ بھی کل لے لیں گے، 'Questions hour' is over۔
(اس مرحلہ پر صحافی حضرات اسمبلی کارروائی کا بائیکاٹ ختم کرتے ہوئے پریس گیلری میں آ گئے)
جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب! آپ کچھ کہہ رہے تھے؟
سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! یہ اس کے کچھ اور کوئسچنز ہیں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: وہ دونوں میں نے ڈیفر کر دیئے Next day کیلئے۔
جناب سپیکر: جی، مشتاق غنی صاحب! اس کے بعد میں میڈم! آپ کو موقع دوں گا۔

رسمی کارروائی

جناب مشتاق احمد غنی (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو جناب سپیکر! ہمارے جرنلسٹس صاحبان کچھ دیر کیلئے واک آؤٹ کر گئے تھے، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہماری درخواست پہ وہ ہاؤس میں واپس آ گئے۔ ان کا جو ایشو تھا بینک آف خیبر میں کہ ایم ڈی نے جو اشتہار لگایا تھا، اس میں ایک جرنلسٹ کا نام دیا تھا کہ اس جرنلسٹ کے ذریعے ہمیں کوئی انفارمیشن ملی جو کہ میں سمجھتا ہوں انہوں نے انتہائی غلط کیا ہے، صحافی اپنا کام کرتے ہیں، یہ ان کی Professional responsibility ہوتی ہے اور کسی بھی آفیسر کو انہیں اس طریقے سے Quote نہیں کرنا چاہیئے، بہرکیف ہم اس کی انکوائری کریں گے اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان شاءاللہ ہمارا کوئی محکمہ ایسا کام نہیں کرے گا جس سے کہ آپ کو کسی قسم کی تکلیف یا رنجش ہو۔ تھینک یو۔
جناب سپیکر: آمنہ سردار! میڈم آمنہ سردار!
محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! میرا ایک سوال رہتا ہے۔
جناب سپیکر: نہیں، وہ میں نے چونکہ اس کے ساتھ۔۔۔۔۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں سر! یہ اس کے ساتھ یہ تو ریونیو کا ہے۔
جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' ختم ہو گیا ہے، میں کل آپ کا کوئسچنز لے لوں گا ان شاءاللہ۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: سر! تو۔۔۔۔
جناب سپیکر: اس کو میں نے ڈیفر کر دیا ہے کل کیلئے، آپ کے دونوں کوئسچنز کل کیلئے ڈیفر۔۔۔۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: نہیں، یہ تو تیسرا کوئسچن ہے، اس کے متعلق نہیں ہے، یہ ریونیو کے متعلق ہے، یہ ابھی نہیں ہوا سر! ایک کوئسچن کیلئے ٹائم دے دیں۔
جناب سپیکر: یہ آمنہ سردار بات کر لیں پلیز، اس کے بعد آپ کو، آمنہ میڈم آمنہ سردار!
محترمہ آمنہ سردار: بہت شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! گلیات میں ایک المناک سانحہ ہوا ہے جس میں ایک نویں جماعت کی طالبہ عنبرین ریاست کو زندہ کیری ڈبہ میں جلا دیا گیا۔ میں پرزور الفاظ میں، شدید الفاظ میں اس کی مذمت کرتی ہوں اور میں گزارش کرتی ہوں آپ کے توسط سے صوبائی حکومت کو، انتظامیہ کو کہ اس کے جو مجرمان ہیں، ان کو جلد سے جلد پکڑا جائے اور سخت سے سخت اور عبرتناک ایسی سزا دی جائے کہ آئندہ اس قسم کی حرکت کوئی بھی نہ کرے۔ ایسی حرکت ہمارے گلیات میں آج تک اس قسم کا واقعہ رونما نہیں ہوا اور پندرہ سال کی بچی کو زندہ جلا دینا یہ انسانیت سوز واقعہ ہے اور میں اپنی پوری پارٹی کی طرف سے بھی اس کی پرزور اور شدید الفاظ میں مذمت کرتی ہوں اور گزارش کرتی ہوں کہ اس کو Expedite کیا جائے، اس تحقیق و تفتیش کے پراسیس کو۔ بہت شکریہ۔
جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، اس کے بعد سردار ادریس صاحب! آپ اور پھر مشتاق غنی صاحب بات کریں گے۔
سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب! بالکل جس طرح آمنہ سردار صاحبہ نے پوائنٹ Raise کیا ہے، آج سے کوئی تین دن پہلے مکول پائیں ایک گاؤں ہے میرے حلقے میں ہے، PK-47 میں گلیات میں، وہاں پہ ایک نوجوان بچی کو ایک کیری ڈبہ میں پکڑ کے باندھا گیا اور لوہے کی تاروں سے اس کو باندھ کے پٹرول چھڑک کے اس کے اوپر آگ لگا دی گئی اور ایک دوسری گاڑی وہاں پہ کھڑی تھی، وہ بھی جل گئی اور وہ بچی جل کر راکھ ہو گئی۔ جناب سپیکر صاحب! ایک تو کمپلیکس میں جب اس کی وہ راکھ کو لایا گیا تو چار

پانچ گھنٹے تک وہاں پہ اس کا پوسٹ مارٹم نہیں ہو سکا اور لواحقین کو اور پورے علاقے کے اندر ایک بڑا خوف و ہراس پیدا ہو گیا۔اس کے بعد ابھی تک پولیس انوسٹی گیشن کر رہی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! کل میں بھی وہاں پہ گیا ہوں اور ایڈوائزر مشتاق احمد غنی صاحب، سردار ادریس صاحب بھی بعد میں میں نے سنا ہے کہ گئے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ سی ایم صاحب کو اس کے اوپر سخت سے سخت ایکشن لینا ہو گا اور تین دنوں کے اندر اندر انہیں حکم دینا چاہیئے ڈی آئی جی ہزارہ کو کہ کیس کو Investigate کریں اور ملزمان کو برآمد کیا جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، سی ایم صاحب اس کے اوپر بات کریں گے، سردار ادریس صاحب، مشتاق غنی، اس کے بعد سی ایم صاحب بات کرلیں گے۔جی۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں جی، سردار صاحب!

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر! عنبرین ریاست کا جو لرزہ خیز قتل ہوا ہے، جس طرح سے اس کو جلایا گیا ہے، کل سی ایم صاحب کی ہدایت پہ مشتاق غنی صاحب بھی میرے ساتھ موجود تھے، ہم وہاں پہ گئے ہیں، عمائدین علاقہ اور وہاں کے لوگوں کے اندر بہت اضطراب اور بہت بے چینی اور وہ عجیب ایک ایسی کیفیت میں تھے جو I won’t be able to express my feelings in words اور وہ جو صورتحال تھی، اگر آپ خود دیکھتے تو شاید آپ بھی اپنے جذبات کو ضبط میں نہ لا سکتے۔جناب سپیکر! وہاں پر پولیس جو بھی ایکشن لے رہی ہے، جس طرح سے انہوں نے فرانزک ڈیٹا لیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ لوگ بھی اس پہ، انہوں نے بھی اطمینان کا اظہار کیا ہے اور Within 24 hours جس طرح سے انہوں نے کہا ہے، پولیس نے کہا ہے کہ ہم اس کی تہہ تک ضرور پہنچیں گے۔یہ ایک لرزہ خیز صورتحال تھی جس کو ہم الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے اور ایسا جس نے بھی یہ قتل کیا ہے، جو بھی اس کا مرتکب ہوا ہے، اس کو اتنی قرار واقعی سزا دینی چاہیئے تا کہ آئندہ کوئی اس طرح کی جرات نہ کر سکے اور بالخصوص گلیات جیسے پر امن علاقے کے اندر جہاں پہ شاید آپس میں جھگڑوں پہ پر امن طور پر برادری بیٹھ کے فیصلے کرتی ہے اور وہاں پہ اس طرح کا جو واقعہ ہوا ہے، یقیناً یہ ایک ایسا ہے جو ناقابل معافی ہے اور اس میں انتظامیہ اس مسئلے پہ خاصی متحرک ہے۔

جب میں اور مشتاق غنی صاحب گئے تھے وہاں پر، کل کافی دیر ہم ان کے ساتھ رہے، اس پر پولیس کے ڈی ایس پی اور ایس پی اور وہاں پہ خود ڈی پی او صاحب بھی دو تین دفعہ جا چکے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ جو پراونشل گورنمنٹ نے اور چیف منسٹر صاحب نے اس مسئلے کی حساسیت اور مسئلے کا انہوں نے Seriously نوٹس بھی لیا ہے اور انتظامیہ کو ہدایت کی ہے کہ اس کی تہہ تک پہنچا جائے اور اس کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! یہ جمعہ کی شب کو انتہائی اندوہناک، افسوسناک اور قابل مذمت واقعہ رونما ہوا، ہم فوراً وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں لے آئے تھے اور انہوں نے ہدایت کر دی تھی لوکل ایڈمنسٹریشن کو اور مجھے بھی خاص طور پہ اور میں ان سے رابطے میں رہا، ہر لمحے کی رپورٹ میں لیتا رہا ہوں ان سے اور کل ' قل ' تھا ہم گئے، نلوٹھا صاحب تو ہم سے پہلے ہی وہاں موجود تھے، سردار ادریس صاحب اور ہم ملے والدین سے، لوگوں سے، واقعی یہ بڑا ہی افسوسناک، اور اس علاقے میں آج تک اس طرح کی کوئی چیز کبھی رونما نہیں ہوئی لیکن میں اس بات پہ اطمینان کا اظہار کرتا ہوں کہ ایبٹ آباد پولیس نے کافی جانفشانی سے کام کیا ہے اور کافی لوگ انہوں نے اس وقت Arrest کئے ہوئے ہیں اس واقعے سے متعلق اور میرے خیال میں اگلے چوبیس گھنٹے بہت اہم ہیں، امید ہے کہ ان چوبیس گھنٹوں کے اندر اس کا ڈراپ سین ہو جائے گا اور اصل قاتل ان شاء اللہ عوام کے سامنے ہوں گے اور قانون کی گرفت میں ہوں گے۔ اس میں تین تفتیشی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو مختلف Angles سے اس کی پچھلے دو تین دنوں سے تفتیش کر رہی ہیں۔ فرانزک لیب کو موقع پہ لے جایا گیا اور اس نے اپنے ٹیسٹس لئے ہوئے ہیں، وہ بھی آج کل میں کسی وقت رپورٹ آجائے گی اور سی ایم صاحب نے ہدایت کر دی ہے کہ اگلے ایک دو روز میں ان کیلئے ہم Compensation کا بھی اعلان کر دیں گے۔ دو گاڑیاں جو اس میں روڈ کے اوپر عام لوگ جیسے کھڑی کر کے جاتے ہیں، نئے سوزوکی کیری ڈبے تھے، اسی میں اس بچی کو جلایا گیا اور اس کے ساتھ دوسری گاڑی بھی جل گئی۔ ان کیلئے بھی ان شاء اللہ گورنمنٹ، سی ایم صاحب نے کہا ہے کہ ہم اعلان کریں گے اور یہ اگلے چوبیس گھنٹوں میں Maximum 48 hours ہم نے پولیس کو دیئے تھے لیکن مجھے یقین ہے کہ چوبیس

گھنٹوں کے اندر ہو جائے گا اور کئی چیزیں ہیں جو ہم یہاں ابھی نہیں کہہ سکتے، اس میں تفتیش میں فرق پڑنے کا خطرہ ہے اور ساتھ ہی ہم نے یہ بھی، وزیر اعلیٰ صاحب نے ہدایت کی ہے کہ ان قاتلوں کے خلاف دہشتگردی کی دفعات مقدمے میں شامل کی جائیں تاکہ ان کو نشان عبرت بنایا جاسکے۔

جناب سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ جو یہ افسوسناک واقعہ ہوا ہے، یہ ہماری پوری سوسائٹی کے اوپر ایک کالا دھبہ ہے، مجھے خود بہت زیادہ تکلیف رہی، میں چیف منسٹر صاحب کے ساتھ بھی رابطے میں رہا، میں مشتاق غنی صاحب کے ساتھ بھی رابطے میں رہا اور میں چاہتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب خود اس کے حوالے سے دو تین باتیں کرلیں اور اس کا Legally بھی کوئی طریقہ ہو کہ Legally اس میں کوئی ایسی کمی نہ ہو کہ مجرم سزا سے بچ سکے۔ چیف منسٹر صاحب! پلیز۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! یہ جو ایبٹ آباد کا واقعہ ہوا، یقیناً بہت ہی افسوسناک اور قابل مذمت واقعہ ہے۔ جیسے مجھے پتہ چلا، میرا وہاں لوکل پولیس سے رابطہ ہوا اور انہوں نے یہی Commitment کی ہے کہ ہم جلد از جلد اس کی تہہ تک پہنچیں گے۔ پھر میں نے مشتاق غنی صاحب اور ہمارے سردار ادریس صاحب یہ دونوں گئے موقع پر اور وہاں پر انہوں نے معلومات کیں، ہماری طرف سے تو انکوئری پر بھی سختی سے میں نے ان کو کہا ہے اور جس نے بھی یہ کیا ہے، اس کو سخت سے سخت سزا بھی دی جائے اور سزا تب ہی دی جاسکتی ہے کہ وہ Terrorist Court میں جائے اس کا کیس، وہ سارے ہم ڈائریکشنز دے چکے ہیں، ابھی جب کیس کا پتہ چلے گا کہ کیا ہوا تو Compensation تو Already ایسا کبھی جب واقعہ آتا ہے، ہماری ذمہ داری ہے، ہم Compensate کریں گے لیکن واقعہ کے ریزلٹ کے بعد ہمیں پتہ چلا کہ یہ کہاں سے اور کس نے کیا، اس کے مطابق جیسے وہاں لوکل ایم پی ایز Recommend کریں گے، ہم ضرور Compensation دیں گے اور ایسے واقعے میں ہم سب اکٹھے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ ایسا جب بھی کوئی واقعہ آئے گا، ہم اس پر سخت ایکشن بھی لیں گے اور کل کہیں ہمارے سے کوتاہی ہوتی ہے تو نلوٹھا صاحب جب بھی چاہیں ہمیں بتائیں کہ ہم کیا مدد کرسکتے ہیں اور کہاں پر پولیس سے کمزوری اگر ہوتی ہے تو وہ بھی پلیز رپورٹ کریں تاکہ ہم اس پہ آگے اس کا ریزلٹ نکال سکیں۔ تھینک یو۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: جی، لودھی صاحب! لودھی صاحب! پلیز۔

وزیر خوراک: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میں بہت ہی اہم دو ایشوز کے متعلق بات کرنا چاہتا ہوں، ایک تو Withholding tax کے بارے میں ہے کہ PAC نے اس کی رپورٹ کی ہے اور اس کو منظور کیا کہ Procurement پر، Wheat procurement پر Withholding tax اس سے چھ پرسنٹ لیا جائے جبکہ پورے پاکستان میں کسی جگہ یہ ٹیکس نہیں ہے، نہ یہ پنجاب میں ہے، نہ یہ سندھ میں ہے، نہ بلوچستان میں اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ میرا Deficit صوبہ ہے، میرے پاس گندم نہیں ہے، ہم تو دس گیارہ لاکھ ٹن گندم اگاتے ہیں جبکہ ہماری ضرورت بیالیس لاکھ ٹن ہے اور باقی ہم تو باہر سے ہی Growers کی شکل میں Procurement کرتے ہیں اور ہمارے پنجاب والے ہی لوگ ہمیں لا کے دیتے ہیں لیکن وہ Growers ہوتے ہیں، تو اس پر یہ اگر یہ ٹیکس لگ گیا تو اس میں صوبے کو تین چار ارب روپے کا نقصان ہو گا۔ پچھلے دو سالوں میں میں نے Procurement کی ہے، ڈیپارٹمنٹ نے Procurement کی ہے اور اس میں تین ارب چھبیس کروڑ روپے کی ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے گورنمنٹ کو بچت دی ہے، اگر فرض کیا یہ Withholding tax نہیں ہٹایا جا سکتا تو پھر اس میں تین چار ارب روپیہ ہمیں PASSCO کو زیادہ دیکر گندم لانا پڑے گی اور اس سے بڑے Crises بھی پیدا ہو سکتے ہیں اور اس وقت جو ہمارے کسان ہیں جنہیں ہم نے Seed دی ہے، ان کو کھاد دی ہے، ان سے بھی ہم نے Procurement کرنی ہے تو یہ ہمارے لئے ایک بڑی Complication بن گئی ہے، اس میں صوبے کو بہت بڑا نقصان ہے، اس کیلئے میری ریکویسٹ ہو گی کہ آپ اس کو Review کریں اور اس کیلئے چونکہ Procurement یکم مئی سے شروع ہو چکی ہے تو اس کی کوئی Date بھی ایک دو دن میں مقرر کی جائے اور اس کو Review میں اگر ہم In detail وہاں ڈسکس کر لیں اور یہ مہربانی ہو گی جی آپ کی، چونکہ آپ چیئرمین بھی ہیں جی۔

جناب سپیکر: میں تمام اپنے PAC کے ممبران سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ بہت اہم ایشو ہے، اس پہ ہم جلد از جلد میٹنگ بلاتے ہیں، اس کو Review کرتے ہیں، تو آپ خود بھی آجائیں گے اور اس کمیٹی میں آپ بریفنگ دے دیں گے جی۔ جی، نلوٹھا صاحب!

وزیر خوراک: اس میں ایک Date fix کر دیں جی۔

جناب سپیکر: Date سیکر ٹریٹ دے دے گا آپ کو۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور وزیر اعلیٰ صاحب کا بھی کہ جو مکول پائیں میں ایک ظلم عظیم ہوا ہے، جناب سپیکر صاحب! اگر اس بچی کے آپ موبائل کے اوپر دیکھ لیں ویڈیو تو آپ یقین کریں کہ انسان چکرا جاتا ہے، دماغ چکرا جاتا ہے اور وہ تو نوٹس سی ایم صاحب نے لیا ہے لیکن جو وہاں پر گاڑیاں کھڑی تھیں جناب سپیکر صاحب! عام لوگ رات کو گاڑیاں کھڑی کر کے چلے جاتے ہیں، تو دو گاڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں، میں چاہتا ہوں کہ سی ایم صاحب اگر مہربانی کر دیں کہ جن جن لوگوں کی گاڑیاں کھڑی تھیں، ان کیلئے کوئی اعلان کر دیں Compensation کا تو ذرا ان کی مدد ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، وہ چونکہ اب سی ایم صاحب نے کہا ہے، وہ پیکج بنا کے وہ بھی ان شاءاللہ اس میں ڈالیں گے اور خود میری آپ سے ریکویسٹ یہ ہو گی نلوٹھا صاحب! چونکہ آپ کا حلقہ ہے، یہ حلقے کی بات نہیں ہے، ہم سب کیلئے مطلب ایک چیلنج ہے کہ اتنا بڑا ظلم ہوا ہے اور ہم یہاں ہیں تو ہم آپ کے ساتھ پوری سپورٹ، پوری اسمبلی آپ کو سپورٹ کرے گی، آپ خود Personally اس کو ڈیل کریں۔ جی، آمنہ! اچھا دوسری بات، آمنہ بات کر لیں اس پر۔

محترمہ آمنہ سردار: میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

محترمہ آمنہ سردار: بہت شکریہ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں سمجھی کہ شاید میرے معزز وزیر صاحب، لودھی صاحب شاید اس کی مذمت پر بات کریں گے تو میں اسلئے خاموشی سے بیٹھ گئی۔ جناب سپیکر صاحب! جمعہ کے دن یہ واقعہ رونما ہوا، جس دن میں اسمبلی آ رہی تھی مجھے راستے میں پتہ چلا، میں نے اسی شام کو پولیس سے رابطہ کیا ایس ایچ او سے اور مجھے تصویر بھی آ گئی، کسی نے بھیج دی تھی، فیس بک سے ہم نے کر لیا۔ ہفتہ کی صبح تقریباً بارہ، ساڑھے بارہ کے قریب میں ان کے ہاں ادھر ڈیڑھ بجے پہنچی ہوں، بارہ بجے میں ایبٹ آباد سے نکلی اور تقریباً ڈیڑھ بجے میں اس کے گھر میں گئی، انتہائی دشوار گزار راستہ ہے اور وہ بچی اکیلی رات کو اس راستے سے سفر نہیں کر سکتی، اگر اس میں کوئی بہت ہی لوگ Involve بھی ہیں تو میں

چاہوں گی کہ کسی کی بھی پشت پناہی نہ کی جائے اور سخت سے سخت جو کوئی بھی اس میں ملوث ہو، اس کو تختہ دار پر لٹکایا جائے اور سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ کوئی آئندہ ہمت نہ کر سکے اس قسم کے واقعے کو کرنے کی۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ لودھی صاحب!

وزیر خوراک: دوسرا جو مسئلہ ہے، وہ PASSCO کے ساتھ ہمارا ایک ایشو ہے، یہ 09-2008 کی بات ہے کہ اس وقت کوئی Crises بھی تھے اور پچاس ہزار ٹن کیلئے ہمارا MoU sign ہوا تھا جس کا ریٹ اٹھارہ ہزار چھ سو اڑتالیس روپے تھا، اس میں 2009-03-31 کو وہ MoU ختم ہو جاتا تھا لیکن صوبے میں چونکہ زیادہ Crises تھے، فوڈ کے Crises تھے تو منسٹری آف فوڈ اینڈ ایگریکلچر نے اسلام آباد میں یہ ہمیں گندم ساڑھے چار لاکھ ٹن، چار لاکھ ٹن اور دینے کا عندیہ دے دیا اور وہ PASSCO سے گندم آتی رہی اور اس کو قیمت ادا کرتے رہے لیکن اس کا جو MoU sign ہوا، وہ 2009-08-19 کو یعنی اگست میں وہ لیٹ سائن ہوا اور اس کی اس وقت تک جو ریٹس تھے گورنمنٹ نے 28 ہزار ایک سو اٹھارہ روپے مقرر کر دیئے اور ڈیپارٹمنٹ نے 28 ہزار ایک سو اٹھارہ روپے پر ان کو Payment کی، PAC نے اس پر پوائنٹ لیا کہ یہ اس سے ریکوری کی جائے، 364 ملین کی PASSCO سے ریکوری کی جائے، وہ PASSCO کے اس وقت ہم نے 132 ملین روپے دینے تھے تو وہ کام رک گیا، ابھی PASSCO نے 171 ملین روپے ہمارے ذمے سود بنا دیا۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب! بالکل اس کو بھی ہم Review کر لیں گے، PAC میں Review کر لیں گے لیکن آپ کا ڈیپارٹمنٹ بھی تیار ہو کر آئے تاکہ ڈیپارٹمنٹ کے پاس Proper وہ ہو، تو دونوں ہم ایک اجلاس میں ڈال لیں گے، ٹھیک ہے جی؟

وزیر خوراک: بالکل جی، میں خود تیار ہو کر آؤں گا ان شاء اللہ، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: الحاج ابرار حسین صاحب، دو مئی؛ الحاج صالح محمد صاحب؛ سردار ظہور؛ شکیل احمد؛ میڈم نادیہ شیر؛ اکرام اللہ گنڈا پور؛ منور خان ایڈوکیٹ؛ سید اشتیاق ارمڑ؛ سید جعفر شاہ؛

ملک انور حیات؛ جمشید خان؛ امجد آفریدی؛ میاں ضیاء الرحمان؛ میڈم خاتون بی بی؛ خالد خان؛ میڈم انیسہ زیب؛ ملک قاسم؛ اعزاز الملک؛ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: 'کال اٹینشنز' : سردار اورنگزیب نلوٹھا! پلیز۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، کال اٹینشنز لے لیں اس کے بعد۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: جی، نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ بجٹ تقریر 16-2015 میں محترم جناب وزیر خزانہ مظفر سید صاحب نے گریڈ سولہ کے سرکاری ملازمین کیلئے Special Compensatory Allowance کے اجراء کا اعلان کیا تھا لیکن تاحال اس پر عملدرآمد نہیں ہوا، لہذا مذکورہ الاؤنس کو جاری کر کے ملازمین میں پائی جانی والی بے چینی کو دور کیا جائے۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب! پلیز۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ نلوٹھا صاحب نے جو نکتہ اٹھایا ہے، وہ بالکل درست فرمارہے ہیں، بجٹ 16-2015 میں جو اعلان اپ گریڈیشن کا کیا گیا تھا تو اس میں Notional بنیادوں پر گریڈ سترہ کے ترقی کے برابر اس کو الاؤنسز دیئے جائیں گے، فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اس کا نوٹیفکیشن بھی کیا ہے جس پر اکاؤنٹنٹ جنرل، اے جی آفس سے کچھ Observations ہیں، دونوں کے درمیان اس پر بات چل رہی ہے لیکن جو بجٹ میں اناؤنس کیا گیا ہے، اس پر ضرور عمل کیا جائے گا ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی جی، ایک منٹ میں ادھر ہاؤس چلاتا ہوں پلیز۔ جی جی، نلوٹھا صاحب!

سرداراورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! بہت افسوس کی بات ہے کہ وزیر خزانہ صاحب نے جو تقریر انہوں نے پڑھی ہے، لکھی ہوئی تقریر پڑھی ہے اپنی، اپنے کئے ہوئے وعدے بھول گئے ہیں تو مجھے آج وہ وعدہ انہیں دوبارہ فلور پر یاد کروانا پڑا، تو اب میں سمجھتا ہوں کہ پھر انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اس کے اوپر اگر عملدرآمد کریں گے تو سرکاری ملازمین جو اس ملک کی اور قوم کی خدمت میں اپنا سب کچھ قربان کرتے ہیں، ان کے حقوق ہیں، اگر ان کو مل جائیں گے تو یہ حکومت کا ان کے اوپر بڑا احسان ہوگا۔

Mr. Speaker: Next call attention, Iftikhar Mashwani, please. Iftikhar Mashwani, Iftikhar Mashwani, please.

جناب افتخار علی مشوانی: شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: افتخار مشوانی! پلیز۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: پلیز آپ بیٹھ جائیں جی۔

جناب افتخار علی مشوانی: میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ہمارے صوبے میں لاکھوں ایکڑ زمین بنجر پڑی ہے، کچھ علاقوں میں لوگ بارانی فصلیں کاشت کر لیتے ہیں، اگر بارش ہو تو فصل ہو جاتی ہے، اگر بارش نہ ہو تو غریب کسانوں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور دوسری طرف بجلی کا بھی بحران ہے، گھریلو استعمال کیلئے بجلی میسر نہیں ہے تو ٹیوب ویلز چلانے کیلئے بجلی کہاں سے آئے گی، اگر حکومت بارانی علاقوں میں سولر فارمنگ کو متعارف کرائے تو اس سے بنجر زمینیں فصلیں کاشت کرنے کے قابل ہو جائیں گی جس سے زمینداروں کو فائدہ ہوگا اور صوبہ بھی زرعی ترقی سے مالا مال ہوگا۔

جناب سپیکر صاحب! چونکه دا ما چې کوم دغه کړې ده دا د سولر ټیوب ویلو خبره ده او تاسو به زمونږه په صوبه کښې کتلې وی زمونږه صوبه کښې لکه جناب سپیکر صاحب! توجه غواړم، جناب سپیکر صاحب! د ډی آئی خان نه واخلئ داسې که تاسو اوګورئ ډی آئی خان، ډی آئی خان کښې زما په خیال پچاسی پرسنټ داسې زمکې دی چې هغه صرف او صرف چې کوم دے باران ته پرتې دی، داسې لکی ته، داسې چې کوم دے نو زمونږه مختلف اضلاع چې کوم دی جنوبی اضلاع داسې دی او زمونږه مردان او داسې ډیرې علاقې چې کوم دی که چرې په دې رارروانه اے ډی پی کښې د سولر ټیوب ویلو د پاره

چې کوم دے زما په خیال چې حکومت د دې د پاره، زمونږه د صوبې حکومت د دې د پاره Already لګیا دے څه ټیوب ویلې ئې ورکړی هم دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! لاء منسٹر! پلیز۔

جناب افتخار علی مشوانی: او که د دې د پاره ئې بیا هم دغه اوکړلو نو ډیره ښه خبره به وی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! پلیز، آپ اس کو کُسچین کو سن کر Respond کریں پھر۔ جی، کال اٹینشن۔

جناب افتخار علی مشوانی: جناب سپیکر صاحب! د دې سولر ټیوب ویلو د پاره چې کومه باندې زمونږه صوبه لګیا ده زما په خیال په تیره اے ډی پی کښې یو څو ټیوب ویلې چې کومې دوئ ورکړې وې خو زمونږه د زمیندارو ورونړو د پاره چې کوم دے خاصکر هغې باران ته د هغوی سترګې وی چې باران اوشی خو ټهیک ده فصل به ئې اوشی، که باران اونشی نو فصل هډو کیږی نه، ډیر زیات نقصان ورته کیږی، لهذا که په دې سولر ټیوب ویلو باندې کار اوشی دا به ډیره ښه خبره وی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر! میں افتخار مشوانی۔۔۔۔۔

جناب ارشد علی (معاون خصوصی برائے فنی تعلیم): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: You respond، آپ اس کو کُسچین کو، آپ اس کو Respond کریں گے۔

معاون خصوصی برائے فنی تعلیم: جی جی۔

جناب سپیکر: اچھا جی، ارشد صاحب!

معاون خصوصی برائے فنی تعلیم: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جی، څنګه چې مشوانی صاحب دغه اوکړو جی، د هغې په جواب کښې خو محکمې دغه ورکړے دے، موجوده اے ډی پی کښې چې کوم نوی تجرباتی دغه باندې دغه کیږی، 250 ملین ئې په موجوده اے ډی پی کښې د سولر سسټم د پاره ایښودی دی۔ بیا د هغې نه علاوه چې د دې زړو ټیوب ویلو د پاره چې کومې مخکښې دغه شوی دی، 150 ملین Already چې دی د هغې د پاره هم ایښودی دی۔ داسې څه

علاقه، څنګه چې دوئ اووئيل چې د بجلئی بحران هم دے په صوبه کښې، دا سې که يو ضلع وی، دا سې يو علاقه وی، د هغې د پاره دوئ که دا پکښې Mention کول غواړی نو بالکل هغه هم پکښې مونږه Mention کولې شو او اچولې شو پکښې خو محکمه Already په دې باندې لګيا ده او د دې د پاره ئې دغه کړے دے چې ان شا ء الله سولر سستم به په جديد طريقه سره متعارف کوی او چې کوم ځائې کښې بنجر زمکې دی چې کوم ځائې کښې د بجلئی دغه نه کيږی نو په سولر سستم به ان شا ء الله ټيوب ويلې چالو کوی۔

<u>جناب سپیکر</u>: *ان شاءاللہ۔جی، یہ حبیب الرحمان صاحب! یہ کچھ سٹوڈنٹس آئے ہیں،اوقاف کے کچھ سٹوڈنٹس آئے ہیں، آپ پلیز یہ حبیب الرحمان صاحب! یہ سٹوڈنٹس آئے ہیں۔ اچھاعارف صاحب، عارف احمدزئی، یہ بھی بات کرناچاہتے ہیں۔*

<u>جناب محمد عارف</u>: شکريه سپيکر صاحب۔ دا څه ماشومان راغلی دی، ټيچرانې هم ورسره دی، دا مخکښې هم دا خبره راسره اوچته شوې وه چې دغه ځائې کښې د اوقاف يو سکول دے او هغه اوس دې وخت کښې پرائيوټائز کيږی، هغه ماشومان او استاذان د هغې خلاف راغلی دی۔ دا پرون د دو تاريخ په اخبار کښې يو آرټيکل هم په دې راغلے دے، دا تفصيل هغې کښې هم دے، نو هغوی احتجاج کوی چې دا سکول د غريبانانو د پاره دے، فيسز چې کوم دے کم دی او خلق پکښې تعليم حاصلوی او اوس موجوده حکومت يا د اوقاف ډيپارټمنټ هغه پرائيوټائز کوی، نو زه حبيب الرحمان صاحب ته ريکويسټ کومه چې دا مسئله هر څه وی، دا د په ډيټيل سره، زه پوهه نه يم، زه پخپله اوس ورا ووتمه او ما خبره د هغوی نه واؤريده، نو زه دا وايمه چې دا مسئله حل کړے شی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: *حبیب الرحمان صاحب! پلیز۔*

<u>جناب محمد عارف</u>: ځکه چې دغه ماشومان ټول راغلی دی او ولاړ دی، احتجاج کوی۔

<u>جناب سپیکر</u>: *حبیب الرحمان صاحب!*

جناب حبیب الرحمان (وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! ما خو تاسو ته اشاره درکړه ما هم په دې خبره باندې زه په دې لار-----

جناب سپیکر: جی، حبیب الرحمان صاحب!

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: زه چې په دې لار باندې راتلمه نو زمونږ د اوقاف د سکول د تنگۍ څه ماشومانې او څه کسان هغوی په Procession باندې وو او هغوی احتجاج کولو نو دا ما خپله اخلاقی ذمه واری گنړله چې زه هاؤس د دې نه خبر کړمه۔ دا سکول جوړ شوے وو په No profit no loss باندې، د هغې هغه تاوان ډیریدو ډیریدو، اوس دو لاکھ بیالیس هزار Per month ته هغه تاوان اورسیدو، نو مونږ وئیل چې یره د دې تاوان د کمولو د پاره مونږ دا سکول آکشن کړو او پرائیوټائزې مو کړو خو پرائیوټائز کولو ئې، دا مونږ په ایک لاکھ ایک هزار باندې، بائیس کمرې سکول دے، ډیر Well furnished سکول دے خو دا ډیر په ناکامئ باندې روان دے، په ایک لاکھ ایک هزار مونږه تش کرایه واخسته۔ دا شرط مونږه ایښې دے، دا استاذانې به د خپلې تنخواه سره برابر دا به پکښې نوکرانې وی، کوم کلاس فور چې پکښې نوکران دی، هغه به پکښې بالکل نوکران وی، د کومو ماشومانو چې کوم فیس دے، په هغې کښې به یو پیسه نه سیوا کوی د یو کال د پاره خو مونږه دا په دې دغه باندې ورکړے دے چې دا ډیر لوئې تاوان وو د اوقاف سره، زمونږ سره د تنخوا گانو پیسې هم نشته۔ مخکښې ما هم فلور آف دی هاؤس باندې دا خبره کړې وه نو مونږ له بله دغه نه راتله چې یره مونږه خو په خپله Self Generating Agency یو، دا خو اټانومس باډی ده، اوقاف چې کوم دے خود مختاره اداره ده، مونږ خو پخپله پیسې پیدا کوؤ او په خپله ئې خرچ کوؤ۔ زمونږ سره نور مزید د غسې په ایبټ آباد کښې هم یو سکول وو نو د دې وجې نه مونږ د دوئ دا حقوق چې کوم دی، استاذانې به پکښې هم دا وی، یعنی که هغوی نور ځان له ډیمانډ کوی، نیسی، تنخواه-----

جناب سپیکر: فیصل زمان صاحب! فیصل زمان صاحب کیا کہہ رہے ہیں، فیصل زمان صاحب!

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: تنخوا گانې به ئې نه کمیږی-----

جناب سپیکر: اچھا۔

وزیراوقاف، حج و مذہبی امور: فیس به ئې د سکول چې کوم دے-----

جناب سپیکر: یہ فیصل صاحب کچھ بات کرنا چاہتے ہیں-----

وزیراوقاف، حج و مذہبی امور: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔ایک منٹ جی، آپ بیٹھ جائیں۔جی جی، فیصل صاحب!

راجہ فیصل زمان: سر! منسٹر صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ دو لاکھ بیالیس ہزار کا نقصان ہے۔ایک تو جو نقصان ہو رہا ہے، وہ اپنی غلطی خود مان رہے ہیں، ڈیپارٹمنٹ وہ خود چلا رہے ہیں، نقصان کیوں ہو رہا ہے؟ یہ ان کی اپنی غلطی ہے شاید کہیں کمی ہے۔یہ نقصان تو بندہ کہیں سے بھی Cover کر سکتا ہے اپنے خرچ کم کر کے ڈیپارٹمنٹ کے اندر۔

جناب سپیکر: (صاحبزادہ ثناءاللہ کو مخاطب کرتے ہوئے) آپ اس کو بولنے دیں نا یہ طریقہ تو نہیں ہے کوئی، آپ بیٹھ جائیں۔

راجہ فیصل زمان: سر! اپنے ڈیپارٹمنٹ کے اندر دو لاکھ کی وجہ سے کتنا اچھا سکول اور اس کو پرائیویٹائز کر دینا اور پھر اس کے بعد جو لوگ اس کے اندر ہیں، اس سے ہم خوش نہیں ہیں۔تو میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ اپنے خرچے کم کر دیں اور اس سکول کو اسی طرح چلنے دیں جس طرح وہاں کے لوگ چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، سردار حسین صاحب!

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب! عارف صاحب نے بڑا اچھا پوائنٹ Raise کیا ہے اور پچھلے دنوں میں نے بھی اخبارات میں دیکھا تھا کہ کچھ بچیاں جو ہیں وہ احتجاج پر تھیں اور اسی مسئلے پہ کہ وہ سکول جو ہے وہ پرائیویٹائز ہو رہا ہے اور مجھے منسٹر صاحب کو یہ سنتے ہوئے بڑی حیرت ہوئی کہ یہ سکول جو ہے وہ خسارے میں جا رہا ہے، یعنی کیا ہم یہ سمجھیں کہ یہاں پہ Schooling جو ہے یا تعلیم جو ہے وہ کوئی تجارت ہے؟ ایجوکیشن جو ہے وہ سوشل سیکٹر ہے، ہم نے تو تعلیم پہ خرچ کرنا ہے اور میرے خیال میں یہ ہمارا اثاثہ ہے۔ اگر دیکھا جائے تو یہ بات کرنا کہ یہ سکول خسارے میں جا رہا ہے تو کیا یہ سکول جو ہے جس طرح منسٹر صاحب نے بتایا کہ یہ No profit no loss پہ ہے لیکن یہ بتانا کہ یہ سکول خسارے میں جا رہا ہے اور پچھلے تین سال سے اسی حکومت نے اسی صوبے میں تعلیمی ایمرجنسی کے نفاذ کا اعلان کیا ہے اور میرے خیال میں عملاً

بقول حکومت کے یہاں پہ تعلیمی ایمرجنسی نافذ ہے۔ تو یہ تو بالکل بے جا ہے یہ بات کرنا کہ یہ سکول خسارے میں ہے۔ اگر یہ سکول خسارے میں بھی ہے تو خسارے کی وجوہات معلوم کرنی چاہئیں۔ اگر No profit no loss پہ ہے تو میرے خیال میں حکومت کو فنڈ جو ہے وہ Allocate کرنا چاہیئے بجائے اس کے کہ اس کی کمزوریوں کی نشاندہی کی جائے، ان کمزوریوں کو ختم کیا جائے اور No profit no loss والی Standard پہ لایا جائے لیکن یہ بات انتہائی نامناسب ہے کہ تعلیم کے حوالے سے ہم یہ کہیں کہ یہ ادارہ خسارے میں ہے۔ یہ کوئی فیکٹری تو نہیں ہے، یہ کوئی دکان تو نہیں ہے، یہ کوئی پلازہ تو نہیں ہے؟ یہ تو ایک سکول ہے، وہاں پہ بچیاں پڑھ رہی ہیں اور یہ آئین پاکستان کے تحت اور ابھی تو ماشاء اللہ 18th Amendment کے بعد 25A جو آیا ہے Article 25A تعلیم تو ہم نے مفت فراہم کرنا ہے۔ لہذا اول تو وزیر صاحب اسی چیز کی اور اسی بات کی اصلاح کر دیں اور دوسری ہماری یہ بھی ریکویسٹ ہے، ہماری یہ ڈیمانڈ ہے کہ حکومت اسی فیصلے کو برائے مہربانی فوری طور پہ واپس لے لے تاکہ جو بچیاں ماشاءاللہ سکولوں میں جانے والی ہیں، وہ روڈوں پہ احتجاج کر رہی ہیں۔ یہ حکومت کیلئے بھی اور ہمارے معاشرے کیلئے بھی مناسب نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب۔ ہاں آمنہ کیا کہہ رہی ہیں۔ بسم اللہ، مختصر پلیز۔

<u>محترمہ آمنہ سردار</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ایبٹ آباد او قاف ماڈل سکول کا میں نے خود ویزٹ کیا ہے، وہاں پر ایک سو سات بچے ہیں اور تیرہ اساتذہ ہیں اور ان اساتذہ کو میرا خیال ہے دس ہزار روپے تنخواہ دی جاتی ہے، دس سے بارہ ہزار کے درمیان، تو کیا Loss میں چل رہا ہے؟ نو کنال کی زمین ہے، نو کنال کا رقبہ ہے۔ ابھی میرا خیال ہے سیاسی وعدوں کو جہاں عملی جامہ پہناتے ہوئے وہاں کسی کالج کی Inauguration کی بات کی جا رہی ہے۔ جناب سپیکر! تین کلو میٹر کے Radius کے اندر میرا خیال ہے کالج نہیں بن سکتا اور وہاں پہ بات کی جا رہی ہے کالج بنانے کی۔ تو جناب سپیکر! اس کو سیاسی مقاصد کیلئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہو گی اگر اس کو پرائیویٹائز کرنے کی بجائے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اس کو Own کر لے تو اس سے بھی بہت فرق ہو گا کیونکہ وہ ایبٹ آباد کے دل میں واقع ہے اور وہ جگہ ایسی ہے جہاں بہت زیادہ غریب بچے وہاں سے مستفید ہو رہے ہیں، ایجوکیشن سے۔ تو میری گزارش

ہو گی کہ جس طرح بابک صاحب نے کہا کہ اس فیصلے کو واپس لیا جائے، میری بھی آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کہ کم از کم ایجوکیشن کا ڈیپارٹمنٹ اس کو Own کرلے یا ان کے جو مسائل ہیں، ان کو ضرور مد نظر رکھا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب پلیز! ہاں حبیب الرحمان صاحب!

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: پلیز پلیز، یہ ایک ایشو تو خلاص ہو جائے، یار آپ مجھے، مجھے آپ وہاں سے انسٹرکشنز نہ دیں پلیز۔ آپ بیٹھ جائیں، میں طریقے سے کرتا ہوں۔ آپ پلیز ادھر بیٹھ جائیں۔ جی جی حبیب الرحمان صاحب!

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ پہلے بھی میں نے عرض کیا، ہمارے بھائی نے سردار حسین بابک نے جو پوائنٹ Raise کیا ہے، یہ محکمہ تعلیم کا سکول نہیں ہے، یہ تو اوقاف کا سکول ہے، ہم سے پہلے شروع ہوا تھا، ہم یعنی اوقاف کی طرف سے لوگوں کو کچھ Incentives دے دیں تو وہ سکول No profit no loss کے تحت محکمہ تعلیم کا سکول نہیں ہے۔ میں نے پہلے اس سے کہا کہ اوقاف ایسا ادارہ ہے کہ وہ خود پیسے جنریٹ کرتا ہے اور خود خرچ کرتا ہے۔ ہمارا ابھی تک بس چلتا تھا لیکن ابھی ہم نے، ہمارے جو اساتذہ ہیں، ہمارے جو سٹوڈنٹس ہیں، ان کے حقوق کا ہم نے سودا نہیں کیا ہے۔ ہم نے کہا ہے کہ جس ادارے نے یہ خریدا ہے، ان کی تنخواہیں اپنی جگہ پر ہوں گی، اس میں کمی نہیں ہوگی، طلباء سے جو فیس لی جائے گی، اس سے زیادہ نہیں لی جائے گی جو ابھی ہے۔

جناب سپیکر: آپ حبیب الرحمان صاحب! اس طرح کریں کہ ٹیچرز کے ساتھ بیٹھ جائیں، ان کو بلائیں اور مینجمنٹ کو بلائیں۔

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: یہ جو پوسٹیں ہیں، یہ Permanent پوسٹیں نہیں ہیں، یہ عارضی اور Fixed تنخواہ پہ یہ کام کر رہے ہیں، اسلئے یہ ایسا نہیں ہے جس طرح محکمہ تعلیم کی پوسٹیں ہیں یا اس کی تنخواہیں Consolidated fund سے آتی ہیں، یہ تنخواہیں اوقاف ڈیپارٹمنٹ جس طرح کہ عشر و زکواۃ میں Zakat employed لوگ ہوتے ہیں، اس طرح کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے اوپر آپ Sympathetically سوچ لیں اور ان کی مینجمنٹ کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان کے ساتھ بات کر لیں پلیز۔

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: میں اس کیلئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں ایک ایشو ختم کریں تو پھر دوسرے ایشو کی طرف جائیں گے۔ اگر ایک ایشو، جی، جی۔

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: یو رائے ورله ورکوم۔

جناب سپیکر: سردار حسین صاحب! اس کے بعد آپ کر لیں گے، یار اس طرح نہیں ہے نا بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو موقع دیتا ہوں نا؟ آپ بس اٹھیں گے تو میں جواب دوں گا دیکھو اس طرح تو نہیں ہو گا۔ میں ثناءاللہ صاحب کو موقع دوں گا، اس کے بعد وہ جو تجویز ہے، آپ اس کے بعد پیش کر لیں۔ آپ بیٹھ جائیں سردار صاحب، اس کے بعد ثناءاللہ صاحب بات کر لیں گے۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! شکریه۔ هغه منسټر صاحب خبره او کړه، د منسټر صاحب لږه توجه غواړمه۔ بالکل دیکښې هیڅ شک نشته چې دا سکول چې دے دا د اوقاف ډیپارټمنټ د انتظام د لاندې چلیږی۔ سپیکر صاحب! ما مخکښې هم دلته خبره کړې ده چې Schooling چې دے، ایجوکیشن چې دے، دا که ورکرز ویلفیئر بورډ دے، دا که اوقاف دے، دا که مدارس دی او دا که سرکاری سکولونه دی، ظاهره خبره ده دا اوقاف چې دے دا هم سرکاری محکمه ده۔ اوس که اوقاف ډیپارټمنټ په دې خبره پوهیږی چې دا سکول اوقاف ډیپارټمنټ نشی Afford کولې نو دا ډیره زیاته آسانه خبره ده، زمونږ رائے دا ده چې دا سکول د ایجوکیشن ډیپارټمنټ ته حواله کړی، ظاهره خبره ده تاسو به د Loss نه هم خلاص شئی، چې سالانه زمونږ صوبه شپیته ارب روپی د پاسه، 60 بلین روپئی دا مونږ په ایجوکیشن لګوؤ نو زما یقین دا دے چې د اوقافو دا یو سکول چې ډیرې ماشومانو پکښې اوس سبق وائی، په ځائې د دې چې تاسو پرائیوټائز کوی، بنه خبره دا ده چې ایجوکیشن ډیپارټمنټ ته ئې حواله کړئ، زما یقین دا دے چې مسئله به هم حل شی او ماشومانې به احتجاج هم نه کوی۔

جناب سپیکر: صاحبزادہ ثناءاللہ!

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر! دا سکول 2002 کښې کهلاؤ شوے وو او ډیر ماشومان هغه وخت راهسې دیکښې سبق وائی لګیا دی او اوس 2016 سخکال نقصان کښې راغلے دے۔ هغوی فیسونه ورکوی، دا هم نه ده چې دوئ مفت تعلیم ورله ورکوی۔ په سوؤنو، زرګونو ماشومان په دې سکول کښې سبق وائی، استاذان شتې، بلډنګ چې دے بلډنګ د کروړونو روپو بلډنګ جوړ دے، نو نقصان د څه خبرې دے، دا نقصان څنګه کیږی، زه خو په دې خبره نه پوهیږم چې منسټر صاحب وائی چې یره تاوان کوی؟ دا د 2002 نه راروان دے او د 2016 نه شروع شو، دا تاوان ئې د سخکال شروع کړو، دا نقصان د چا دے؟ خبره ظاهره ده چې نقصان هم د دوئ دے لکه دوئ په دې ایډمنسټریشن په چلولو باندې نه پوهیږی۔ زما دا ریکوسټ دے چې د دغه ماشومانو د مستقبل د بچ کولو د پاره، د دغې خویندو د روزګار په خاطر هغه کار کوی چې کوم کښې چې قام ته فائده وی، خلقو ته فائده وی۔ جناب سپیکر! زما دا درخواست دے چې دا فیصله د فوری طور واپس واخستې شی جی۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ خان! پلیز۔ عنایت اللہ خان! میرے خیال میں اس کو Sympathetically ڈیل کرلیں۔

سردار محمد ادریس: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ عنایت اللہ خان کرلیں، اس کے بعد آپ کرلیں گے۔

نکتہ اعتراض

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ سر! میں ایک تو یہ ریکویسٹ کروں گا کہ میں یہ پوچھ رہا تھا، میرے سامنے آپ کا ایجنڈا موجود تھا اور میں اس کو سرچ کر رہا تھا کہ ایجنڈے کے اوپر کدھر ہے کہ اس پہ کوئی دو گھنٹے سے روٹین ایجنڈا سے ہٹ کر بغیر کسی رولز کو Relax کئے ہوئے، رولز کو Set aside کئے ہوئے اس پہ ڈسکشن ہو رہی ہے۔ تو یہ سپیکر صاحب! اور جناب چیف منسٹر صاحب نے بھی کہا کہ یہ جو ایشو ہے، اس پہ کیوں اتنی بڑی ڈیبیٹ ہو رہی ہے، کیا ایجنڈے کے اوپر یہ مسئلہ آیا ہے؟ پھر ہم نے وزیر صاحب سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ باہر کچھ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، میں وضاحت کرتا ہوں۔۔۔۔۔

Senior Minister (Local Government): Let me explain.

جناب سپیکر: ایجنڈے پہ آیا ہے لیکن مجھے ہیلتھ منسٹر اور جو منسٹر ایگریکلچر ہیں، انہوں نے ریکویسٹ کی ہے کہ ہم نہیں۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں اس پہ آرہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میری گزارش یہ رہے گی کہ یہ آپ خود سمجھتے ہیں کہ جب کوئی چیز ایجنڈا آئٹم نہ ہو، اس پہ وزیر Fully equipped نہیں ہوتا ہے، وہ اپنے ڈیپاٹمنٹ سے Relevant information لے کر ہی Respond کر سکتا ہے، وہ اس فلور آف دی ہاؤس پہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کنسلٹ کئے بغیر کوئی ایشورنس نہیں دے سکتا ہے اور اگر وہ دے گا تو اس کی Implications ہوں گی۔ اب میرا ساتواں آٹھواں سال ہے As a Minister اور میں دیکھ رہا ہوں کہ منسٹر جب بھی اس فلور آف دی ہاؤس پہ جذبات میں آکے Respond کرتا ہے تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا ہے، اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اس پہ Sufficient discussion ہو گئی ہے، منسٹر صاحب کو یہ موقع دیا جائے کہ وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کنسلٹ کریں، جو انہوں Concerns raise کئے ہیں، وہ ان کو دیکھیں، جو باہر سے Protesters آئے ہیں، جنہوں نے احتجاج کیا ہے، ان کے بھی لوگ بلالیں اور ان کو دیکھ لیں اور اگر ان کے اطمینان کے مطابق وہ کوئی Solution نکال سکتے ہیں تو ہمیں اس پہ کوئی وہ نہیں رہے گا، حکومت کو اس پہ کوئی اعتراض نہیں رہے گا، اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ منسٹر صاحب کو موقع دیجئے اور میرا خیال ہے کہ آپ کو میری گزارش یہ رہے گی کہ ایجنڈے کے اوپر زیادہ Focus کیا جائے، اس میں ہمارا بھی فائدہ ہے اور ظاہر ہے ایجنڈا ہمارا نہیں ہوتا، سارا اپوزیشن کا ایجنڈا ہوتا ہے اسلئے ان کو زیادہ موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اس پہ کوئی کال اٹینشن یا ایڈجرنمنٹ موشن لائے تو میں اس کو وہ کرلوں گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ سارا عنایت خان! آپ کے انٹرسٹ کیلئے کہ میں نے جو چلایا ہے، میں ایجنڈے کے مطابق چلا ہوں، ایک چیز ایجنڈے کے علاوہ نہیں چلی، اگر کوئی ایسے Protestors آتے ہیں باہر سے تو یہ اسمبلی کی Responsibility ہے کہ وہ پوائنٹ آف آرڈر پہ اپنے معزز ایم پی اے کو

موقع دے اور وہ بات کرے اس کے اوپر۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجھے ہیلتھ منسٹر نے اور جو ہمارے منسٹر ایگریکلچر ہیں، انہوں نے ریکویسٹ کی تھی کہ جو دو Billsوہ لے کے آئے ہیں، وہ چونکہ اس میں کچھ امنڈ منٹس تجویز کرنا چاہتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ اس کو کسی اور دن پہ Introduce کروایا جائے تو اسلئے میں ان دونوں کو ڈیفر کرتا ہوں، دونوں جو ایشوز ہیں۔ ابھی ہم اجلاس کو ختم کرتے ہیں، اس سے پہلے میں تمام جو سی پیک کے حوالے سے ایک میٹنگ ہو رہی ہے تو میں اپنے پارلیمانی لیڈرز سے یہ ریکویسٹ کروں گا، چیف منسٹر صاحب سے بھی کہ یہاں جو ہے نا ہم میٹنگ کریں گے۔ میں اجلاس کل تین بجے تک کیلئے مؤخر کرتا ہوں۔

(اجلاس بروز منگل مورخہ 03 مئی 2016ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)